رجسٹرڈ ایل نمبر [illegible] ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۱۸

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

اغراض ومقاصد

۱۔ دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
۲۔ مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
۳۔ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

۱۔ قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
۲۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
۳۔ مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
۴۔ جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
۵۔ بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ؍ للعہ
عام خریداران سے ؍ للعہ
؍ ؍ ششماہی ۲ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - - ۲؍

اُجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولنٰا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۱ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ مطابق ۳ مارچ ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۳۲۳)

فہرست مضامین

نظم (شان فاروقی) - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
مسیحی مذہب کی صحیح تصویر - - - - ص۳
مسیح قادیانی کی ناکامی (قادیانی مشن) - ص۵
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم - - - ص۶
نذیر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نداء - - - ص۷
شیعی عبادت - - - - - ص۹
دیدوں کے تراجم اور تفاسیر - - ص۱۱
حمایت الاسلام - - - - - ص۱۲
فتاوے - - - - - - ص۱۳
متفرقات - - - - - - ص۱۴
[illegible] - - - - - - ص۱۵
اشتہارات - - - - - ص۱۶

شانِ فاروقی

(از قلم مولوی محمد حنیف صاحب اغلب بستوی از جھنڈے نگر)

مسلمانو رہے دل میں خیالِ آنِ فاروقی
نظر کے سامنے پھرتی رہے وہ شانِ فاروقی

ذرا پھر فی سبیل اللہ میدانِ عمل میں آ
اگر ہے کچھ خیالِ جذبۂ ایمانِ فاروقی

سرِ میداں چل جا پھر ذرا مردانہ وار آکر
دکھا دے تو مخالف کو وہی پھر آنِ فاروقی

اگر دیکھے کوئی تجھ کو نگاہِ بد سے اے مسلم
نظر آ کھینچ کے مثلِ تیغ بن جا شانِ فاروقی

بظاہر تو ہو شیرِ نر مخالف کی نگاہوں میں،
بباطن رکھ نظر میں اپنی آب و نانِ فاروقی

میسر کاش تجھ کو ہمتِ فاروقِ اعظم ہو
ترے اوسان ہونے چاہئیں اوسانِ فاروقی

جو نکلے بات منہ سے وہ اٹل ہوجائے دنیا میں
ترا اعلان ہونا چاہئے اعلانِ فاروقی

فلسطین و حجاز و نجد میں کیا ظلم ہوتا ہے
یہ آخر بھول بیٹھے کس لئے احسانِ فاروقی

دعائے اغلبِ عاجز کی بس صبح و مسا یہ ہے
الٰہی دے مسلمانوں کو عزّ و شانِ فاروقی

[illegible]

انتخاب الاخبار

——امرتسر آج (۲۷ فروری) کو تمام دن مطلع ابر آلود رہا ہے۔ بعد دوپہر بارش بھی ہوئی۔ نیز اس ہفتہ کے مختلف ایام میں دو تین دفعہ بارش ہوئی۔

——امرتسر سید بڈھے شاہ رئیس امرت سر کے صاحبزادہ اکبر علی کو چاقو سے حملہ کر کے ہلاک کر دینے کے الزام میں عدالت سشن نے ایک نوجوان عبد الباقی کو سزائے موت کا حکم سنا دیا۔

——امرتسر میں حیدر آباد دکن سے ایک مسلم وفد آیا۔ جس نے اسلامیہ کالج امرتسر میں حیدر آباد کے حالات مجمع عام میں سنائے۔

——لاہور مولانا ظفر علی خان نے ایک تقریر میں اعلان کیا کہ اگر شہید گنج کا فیصلہ مسلمانوں کے حق میں نہ ہوا تو کم از کم ایک لاکھ مسلمانوں کو جیل جانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

——اتحاد پریس لاہور سے حکومت پنجاب نے مرزائیوں کے خلاف ایک پمفلٹ شائع ہونے پر ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب کر لی ہے۔

——حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ اس سال کُنبھ کا میلہ ہردوار میں نہیں ہوگا۔

——سر غلام حسین ہدائت اللہ نے وزارت سندھ میں شامل ہو کر حلف وفاداری اٹھا لیا ہے۔

——وادی کانگڑہ میں شدید بارش اور ژالہ باری ہونے کی وجہ سے دریاؤں اور ندیوں میں سیلاب آگیا

——گورنر بنگال لارڈ بیرابورن ۲۳ فروری کو کلکتہ میں انتقال کر گئے۔ گذشتہ سال جب وائسرائے ہند ۴ ماہ کی رخصت پر انگلستان گئے تھے تو موصوف ان کے قائمقام گورنر جنرل بنے تھے۔

——لکھنؤ میں مدح صحابہ کے سلسلہ میں پھر سول نافرمانی شروع ہو گئی ۲۲ سنی لیڈر جن میں مولانا عبد الشکور۔ مولانا ظفر الملک خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ گرفتار کر لئے گئے دس ماہ تک دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

——لاہور ممبران پنجاب اسمبلی کے لئے ایک بل پیش ہونے والا ہے جس کی رو سے ہر ممبر کو دو ہزار چار سو روپیہ سالانہ تنخواہ ملیگی اور غیر حاضر ممبر کی تنخواہ سے پچیس روپے یومیہ کے حساب سے وضع کئے جائینگے۔

سب سے پہلے

اپنا نمبر خریداری

اخبار کی چٹ سے ملاحظہ کر کے ایک دفعہ

حساب دوستاں

اسی اخبار کے صفحہ ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

۷-۸-۹ اپریل کو ضلع گورداسپور پنجاب کے

مشہور قصبہ

فتح گڑھ چوڑیاں

میں جو امرتسر نارووال ریلوے لائن پر واقع ہے۔ زیر صدارت مولانا عبد القادر صاحب قصوری نہایت شان و شوکت سے کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں قال اللہ اور قال الرسول کے دلکش نغمے، دلفریب ترانے، اسوہ حسنہ اور خیر القرون کی یاد تازہ کرنے والی، شرک و بدعت کو دور کرنے والی تقریریں سامعین کو مسرور و محظوظ کرینگی۔

ایسے بابرکت اجتماع کی رونق کو دوبالا کرنا زندہ دلان پنجاب کا فرض اولین ہے۔ اس لئے اس میں شریک ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ مجلس استقبالیہ کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ اسکی ہر ممکن امداد کر کے توحید و سنت کی تبلیغ کا عملی ثبوت پیش کرنا ہر موحد متبع سنت کا تبلیغی فرض ہے۔ ایسے مواقع بار بار دیکھنے نصیب نہیں ہوتے

ع پھر خدا جانے یہ سامان رہے یا نہ رہے

——پولینڈ میں جرمن مال کے بائیکاٹ کی تحریک شروع ہو گئی ہے۔

قبول اسلام میری جائے سکونت اور جائیداد امید پور کوٹ آبدیاں تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ اور میں سرکاری ملازم ہوں۔ سابقی پنوار راجپوت ہوں۔ اور مذہب عیسائی رکھتا تھا۔ لیکن باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے راہ حق سے بے خبر تھا۔ عرصہ سے میں راہ حق کا طلب گار رہا۔ خدائے عز و جل نے فضل کرتے ہوئے مجھ عاصی کو اسلام کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ بغیر کسی حرص و طمع کے اپنے عیال و اطفال سمیت دین محمدی قبول کر لیا ہے۔ میرا پورا نام فقیر چند پنوار راجپوت تھا۔ اب اسلامی نام فقیر محمد پنوار راجپوت ہے۔

(فقیر محمد پنوار ٹیچر ریفارمیٹری سٹلمنٹ سکول امرتسر)

غریب فنڈ کی خبر لیں غریب فنڈ میں عرصہ سے کوئی امدادی رقم نہیں آئی۔ سائلین اخبار کے اجراء کے لئے تقاضے کر رہے ہیں۔ اسی لئے نئے داخلے بند کر کے سابقہ بھی واپس کئے جا رہے ہیں۔ اسطرح ان غرباء کی جو دل شکنی ہوگی اصحاب خیر اس کا اندازہ لگا کر اس فنڈ کی دل کھول کر امداد کریں۔

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

——لندن میں فلسطین کانفرنس ختم ہو گئی ہے فلسطینی عربوں کے مطالبات منظور کرنے کی بجائے گورنمنٹ برطانیہ اپنی طرف سے ایک سکیم پیش کریگی۔

——آل انڈیا نیشنل کانگرس کا جلسہ تری پوری (سی پی) میں ۱۰-۱۱ مارچ کو منعقد ہوگا۔ حکومت سی پی نے سرکاری ملازموں کو اس میں شرکت کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

——کانگرس ورکنگ کمیٹی کے تیرہ ممبروں نے جن میں پنڈت جواہرلال، مولانا ابو الکلام آزاد، مسٹر پٹیل، سرحدی گاندھی وغیرہ شامل ہیں۔ اس وجہ سے استعفیٰ دیدیا ہے کہ صدر کانگرس مسٹر بوس نے کانگرس انتخابات کے دوران میں ان پر یہ الزام لگایا تھا کہ یہ ممبر فیڈریشن کے معاملہ میں دو انگریزوں کے ساتھ سازش کر رہے ہیں۔ چنانچہ ۲۶ فروری کو یہ استعفے منظور کر لئے گئے ہیں۔ اب ان کی جگہ عارضی انتظام کیا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۱- محرم الحرام ۱۳۵۸ھ

DELHI

مسیحی مذہب کی صحیح تصویر

عرب جاہلیت کے ایک شاعر نے اپنے عشق و محبت کی تصویر یوں دکھائی تھی ؎ یَا عَجَبًا لِلنَّاسِ یَسْتَشْرِفُوْنَنِیْ ٭ کَاَنْ لَّمْ یَرَوْا بَعْدِیْ مُحِبًّا وَّلَا قَبْلِیْ (تعجب ہے کہ لوگ میری طرف اس طرح دیکھتے ہیں گویا انہوں نے مجھ سے پہلے کوئی عاشق دیکھا ہی نہیں) - شاعر کا مطلب یہ ہے کہ میں کوئی انوکھا عاشق نہیں ہوں مجھ سے پہلے میرے ہم مشرب بہتیرے گزرے ہیں۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ ہوں۔ ایسا ہی ہونا بھی چاہئے۔ کیونکہ اس خصوص میں متاخر اپنے متقدم سے بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے۔ ہم نے سمجھا تھا کہ یہ مضمون ایک شاعرانہ تخیل ہے۔ مگر مسیحی رسالہ "اخوت" دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ایسا تخیل بعض صورتوں میں مذہبی عقیدہ بھی بن جایا کرتا ہے۔ رسالہ "اخوت" لاہور نے ایک مضمون شائع کیا ہے جو بڑا لذیذ اور مروجہ مسیحی مذہب کا مکمل بیان اور صحیح نقشہ ہے اس کو دیکھنے سے مروجہ مسیحی مذہب کی پوری حقیقت سمجھ میں آجاتی ہے۔ یہ بھی سمجھ میں آجاتا ہے کہ قرآن شریف نے مروجہ مسیحی مذہب کی جو تصویر دکھائی ہے اس میں کوئی مبالغہ یا غلط بیانی نہیں ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے :- قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ یعنی نصاریٰ ہی کہتے ہیں کہ اللہ ہی مسیح ہے۔

نوٹ :- اس مضمون میں تجسم کا لفظ کئی جگہ آیا ہے۔ جس کے معنی ہیں جسم اختیار کرنا۔ مگر مسیحی اصطلاح میں اس کا معنی ہے خدا کا جسم اختیار کر کے حضرت مسیح کی شکل میں آنا۔ یہی مضمون قرآن مجید کی آیت موصوفہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اس اصطلاح کو ذہن میں رکھ کر ناظرین مندرجہ ذیل مضمون مع حواشی کے پڑھیں اور لطف اٹھائیں۔ (مدیر)

"مسئلہ تجسم اور اُس کا دنیا پر اثر"

دنیا کی مذہبی تواریخ میں مسئلہ تجسم کو عالمگیر تسلیم کیا گیا ہے[۱]۔ اگر قدیم یونانیوں۔ مصریوں۔ رومیوں اور ہندوؤں کی مذہبی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے تو اوتار یا خدا اور انسان کے مابین ایک انسان کامل یا مظہر حقیقی کا خیال مذہب کے ساتھ ساتھ ابتدا ہی سے چلا آتا ہے[۲]۔ اگر ان قوموں کے ایمان اور معتقدات کو بہ نظر تعمق دیکھا جائے تو یہ بات بخوبی ثابت ہوتی ہے۔ لیکن مسیحی تصور تجسم اور دیگر ادیان اور مذاہب عالم کے اوتار کے نظریہ میں ایک نمایاں فرق یہ ہے کہ ان مذاہب کے نقطہ نگاہ سے تو بے شمار اوتار ہو سکتے

---

[۱] انبیاء علیہم السلام کی تعلیم میں اسی کو کفر کہا گیا ہے انبیاء علیہم السلام کی تعلیم خدا کی نسبت جو کچھ ہے وہ ماہران شریعت سے مخفی نہیں۔ تورات، انجیل، زبور اور قرآن وغیرہ سب صحف انبیاء اس امر پر متفق ہیں کہ خدا وہ ہستی ہے جس کی شان مولانا روم مرحوم نے ایک شعر میں یوں دکھائی ہے ؎

اے بروں از وہم و قال و قیل من
خاک بر فرق من و تمثیل من

مرزا غالب مرحوم نے اس مضمون کو اردو میں یوں ادا کیا ہے۔ ؎ ہے پرے سرحد ادراک سے اپنا مسجود
قبلہ کو اہل نظر قبلہ نما کہتے ہیں

(اہلحدیث)

[۲] انبیاء کرام اس خیال کی تردید بھی ساتھ ساتھ کرتے چلے آئے ہیں۔ مرض اگر ابتدائے آفرینش سے چلا آیا ہے تو دوا بھی اسکے ساتھ ساتھ چلی آئی ہے۔ قرآن مجید اسکی بابت ہمیں اطلاع دیتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ (پ۲-ع۱۰) وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا - (پ۱۱-ع۸)

یعنی حضرت آدم کی اولاد شروع میں دین خالص (توحید) پر قائم تھی۔ جب لوگ توحید میں مختلف ہو کر کافر و مشرک ہو گئے تو خدا نے ان کی ہدایت کے لئے دنیا میں انبیاء کرام کا سلسلہ جاری کیا۔ اسی لئے مسئلہ اوتار ہو یا کفر و شرک کوئی اور مسئلہ قدامت عہد اسکی صحت کی دلیل نہیں ہے صحت کی

ہیں۔ اور اوتار کا اطلاق بغیر کسی امتیاز خصوصی کے ہر ایک ریفارمر اور مُصلح پر ہوسکتا ہے۔ مسئلہ تناسخ کی رو سے تو ایک ہی شخص بار بار جنم لے کر اوتار بن سکتا ہے۔ جیسا کہ کرشن جی مہاراج نے کہا ہے کہ "جب جب دنیا پاپ میں ڈوبتی ہے میں اس کی اصلاح کے لئے دنیا میں اوتار ہوکر آتا ہوں" پھر اوتاروں کا کوئی نہ کوئی ہمسر اور ثانی ہوتا رہا ہے۔ ان کی نظیر پیش کی جاسکتی ہے۔ ان میں سے کوئی بھی یہ دعویٰ نہ کرسکا کہ وہ خدا کا اکمل اور اتم مکاشفہ لے کر دنیا کی ہدایت اور رشد کے لئے آیا ہے۔ اوتار یا مظہر حقیقی کا اصلی مقصد تو یہ ہے کہ وہ بندگان خدا کو ہر طرح کے کفر و ضلالت کی ظلمت، شرک اور بت پرستی کے گناہ عظیم سے بچا کر دنیا کو حقیقی خدا پرستی کا سبق سکھائے۔[۳] لیکن ان اوتاروں کے ناقص تصور خدا کے باعث لوگ اور بھی کذب و ضلالت کی دلدل میں دھنس گئے۔ اور غیر فانی خدا کے جلال کو فانی انسان اور پرندوں اور چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت میں بدل ڈالا۔[۴] یہ اوتار چونکہ خود اپنی ہستی و ذات و صفات میں باقی انسانوں کی طرح کمزور اور ضعیف عاصی اور گنہگار تھے۔ اس لیے وہ دنیا کو خدا کا اثباتی تصور نہ دلا سکے۔ بلکہ بعض موقعوں پر ان کی زندگیوں سے لوگوں نے سخت ٹھوکر اور لغزش کھائی۔ اور خدا کے حقیقی عرفان سے کوسوں دور چلے گئے۔ بلکہ خدا کے متعلق باطل خیالات کے قائل ہو گئے۔ اندھا اندھے کو راہ نہیں دکھا سکتا۔ اور ایک گنہگار انسان گنہگار کو صحیح جادۂ عمل پر نہیں چلا سکتا۔ زندگی کی شاہراہ میں دونوں کو ایک کامل اور لاخطا رہبر کی ضرورت ہے۔[۵]

جب ہم مسیح کے مجسم پر غور کرتے ہیں تو اس سے ہمارے روحانی خیالات پر بڑا گہرا اثر ہوتا ہے۔ اور ہمارے روحانی حوائج اس میں پورے ہوتے ہیں۔ خداوند یسوع نے خدا کے بارے میں ایسی لاثانی تعلیم دی ہے۔ جس سے کہ ایک مخلص متلاشی حق کو خدا کا سچا اور اثباتی تصور حاصل ہوتا ہے۔ اسکو معلوم ہو جاتا ہے کہ جس خدا کی وہ پرستش کرتا ہے وہ کیسا ہے؟ اُس کی ذات و صفات کیسی ہیں؟ اس کی عبادت کس طرح کرنی چاہئے؟ ایک انسان کا انسان کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ ان تمام سوالوں کا صحیح اور درست جواب خداوند مسیح کی شخصیت میں ملتا ہے۔[۶] اس نے خدا کے بارے میں ایسی صحیح اور درست تعلیم دی۔ جو ہر طرح کے کفر و ضلالت اور شرک و بت پرستی سے مبرا و منزہ ہے۔ آپ نے بتایا کہ خدا ایک ہے اور اپنی ذات و صفات میں کسی غیر کا محتاج نہیں۔ وہ خالق بالفعل اور خالق بالقویٰ ہے۔ آپ نے بتایا کہ

۳؎ انبیاء و رسل کی بعثت کا اصل مقصد یقیناً یہی ہے۔ چنانچہ یہ حضرات دنیا میں جو تعلیم دینے آتے ہیں اس کو اس آیت میں ملاحظہ فرمائیں:-

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (پ۱۶- ع۳)

(اے انبیاء کرام! تم لوگوں کو کہہ دو کہ ہم تمہاری طرح کے بشر ہیں۔ ہاں ہماری طرف خدا کا یہ پیغام پہنچا ہے کہ سوائے اسکے نہیں کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے)

اگر وہ اوتار بن کر خدا کی طرف بلاتے تو اپنے آپ کو سجدہ بھی کرواتے۔ مگر کسی نے ایسا نہیں کیا۔ حضرت مسیح کو جب شیطان نے بہکا کر کہا کہ مجھے سجدہ کر تو آپ نے کیسا موحدانہ جواب دیا کہ:-

اے شیطان دور ہو جا کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور اسی اکیلے کی بندگی کر۔ (متی ۴: ۱۰)

ہمیں سخت افسوس ہے کہ انبیاء کرام کی امتیں غیر انبیاء کی جماعتوں کے ساتھ مشابہت پیدا کر کے ان سے نفرت کرنے کی بجائے ان کی ہمرنگی کو اپنے لئے باعث فخر بتاتی ہیں۔ حالانکہ اصولاً ان کے مذہب کو غلط جانتی ہیں۔ کیا ہی سچ ہے۔ ؏

منکرے بودن و ہمرنگ مستاں زیستن

(اہلحدیث)

۴؎ جس اوتار کی شان میں یہ الفاظ بھی ملتے ہوں کہ اس نے چلا کر جان دی۔ (انجیل متی)

اس کو بھی فانی انسان کہا جائیگا یا نہیں؟ اور فاضل مضمون نگار کا یہ غضبناک فقرہ اس کو اوتار ماننے والوں پر بھی صادق آئیگا یا نہیں؟ ؏

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

(اہلحدیث)

۵؎ تعلیم انبیاء کی روشنی میں یہ اصول بالکل صحیح ہے کہ ایک عاجز انسان جو ماں کے پیٹ سے نکلا ہو پاک صاف نہیں ہو سکتا۔ چہ جائے کہ خدا کا اوتار بن سکے۔ (ایوب ۱۵: ۱۴)

(اہلحدیث)

۶؎ یہ تعلیم بالکل صحیح ہے۔ مگر مروجہ مسیحی مذہب کیا ہے؟ ہمیں اس کا جائزہ لینا ہے۔ مروجہ مسیحی مذہب عقیدہ اتھاناسیس کی رو سے یہ ہے:-

"باپ بیٹے اور روح قدس کی الوہیت ایک ہی ہے جلال برابر عظمت ازلی یکساں جیسا باپ ہے ویسا ہی بیٹا۔ اور ویسا ہی روح قدس ہے۔

باپ غیر مخلوق۔ بیٹا غیر مخلوق۔ اور روح قدس غیر مخلوق

باپ غیر محدود۔ بیٹا غیر محدود اور روح قدس غیر محدود

باپ ازلی۔ بیٹا ازلی اور روح قدس ازلی۔ تاہم تین ازلی نہیں بلکہ ایک ازلی۔

اسی طرح تین غیر محدود نہیں۔ اور نہ تین غیر مخلوق بلکہ ایک غیر مخلوق اور ایک غیر محدود۔

یونہیں باپ قادر مطلق۔ بیٹا قادر مطلق اور روح قدس قادر مطلق۔

تو بھی تین قادر مطلق نہیں۔ بلکہ ایک قادر مطلق ہے ویسا ہی باپ خدا۔ بیٹا خدا اور روح قدس خدا۔ تس پر بھی تین خدا نہیں۔ بلکہ ایک خدا ہے"

(ملخص از عقیدہ اتھاناسیس)

(اہلحدیث)

تقابل ثلاثہ - قرآن - تورات اور انجیل کی تعلیم کا مقابلہ (صفحات ۳۴۶) اور قرآن کی عظمت - قیمت ۳ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

خدا روح ہے (جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مادہ کے جملہ عیوب سے مبّرا اور پاک ہے۔ وہ فاعل ذی ہوش اور صاحب علم و ارادہ ہے۔ اُس کی ذات لطیف ہے اس کا مطلب نہ صرف یہ ہے کہ وہ مادی نہیں بلکہ وہ اس مادہ کو محیط کئے ہوئے ہے۔ وہ دنیا کی حیات اور حرکت ہے۔ دنیا کا وجود بغیر اس کے قائم نہیں رہ سکتا۔

(باقی) (اخوت لاہور صـ۳۴ بابت جنوری ۱۹۳۹ء)

قادیانی مشن
مسیح قادیانی کی ناکامی
الفضل کی زبانی

جناب مرزا صاحب قادیانی فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خدا نے اس غرض سے بھیجا ہے کہ میں مسلمانوں کو اصل معنی میں متقی بناؤں اور کفر و شرک کی جڑ کاٹ دوں اگر یہ کام مجھ سے نہ ہُوا تو مَیں جھوٹا (اخبار بدر قادیان مورخہ ۱۹۔ جولائی ۱۹۰۶ء)

اب دیکھنا ہے کہ واقعہ میں کیا ظہور پذیر ہُوا۔ کیا مسلمان متقی بن گئے؟ کیا کفر و شرک دنیا سے اُٹھ گیا؟ اس کا جواب ہم اپنے لفظوں میں نہیں دینا چاہتے بلکہ قادیان کے آرگن "الفضل" سے دیتے ہیں جو حال ہی میں شائع ہُوا ہے۔

قادیان کا سرکاری گزٹ (الفضل) مسلمانوں کی حالت زار کا مرثیہ کرتا ہُوا لکھتا ہے:۔

"**موجودہ زمانہ میں مصلح ربانی کی بعثت کی ضرورت**" جو شخص ذرا بھی غور و فکر سے کام لے وہ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوگا کہ جس قدر پُرفتن و فسادات موجودہ زمانہ ہے۔ اس کی مثال ازمنہ ماضیہ میں قطعاً نہیں مل سکتی۔ کوئی برائی، کوئی بدکاری، کوئی بے حیائی، کوئی سیاہ کاری ایسی نہیں جس کا ارتکاب کثرت سے نہ کیا جاتا ہو۔ اور کوئی اعلیٰ خُلق ایسا نہیں جس کی سربازار مٹی نہ پلید کی جاری ہو۔ ان حالات میں یہ بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ جب پہلے زمانوں میں اس سے کم بدکرداریوں اور بدافعالیوں کو دُور کرنے اور اپنے بندوں کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ خاص انسان مقرر فرماتا رہا ہے تو موجودہ زمانہ بھی اس بات کا بیحد محتاج ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی سنت کے مطابق کسی کو مامور کرے۔ تاکہ وہ دنیا کے سعید الفطرت انسانوں کو اپنے خالق و مالک کے آستانہ پر جھکائے اور خدا تعالیٰ کے قرب اور وصل کی نعمت عطا کرے۔

لیکن جب اس فطری اور حقیقی مطالبہ کو عام لوگوں کے سامنے رکھا جاتا ہے اور ان کی طبائع میں کسی مامور من اللہ اور مصلح ربانی کی تلاش و جستجو کا جذبہ پیدا ہوتا ہے تو وہ لوگ جو اپنے آپ کو علماء کہتے ہیں۔ لیکن دراصل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد شرٌ من تحت ادیم السماء کے مصداق بن چکے ہیں۔ پکار اُٹھتے ہیں کہ اب کسی مامور اور مرسل کی ضرورت نہیں ہے، امت محمدیہ کی اصلاح اور دنیا میں اشاعت اسلام کے لئے علماء ہی کافی ہیں۔

اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر علماء ہی کافی ہوتے تو یہاں تک نوبت ہی کیوں پہنچتی کہ ایک طرف تو مسلمان کہلانے والے اسلام کی حقیقت سے بے بہرہ ہو کر چاہ ضلالت میں گرے ہوئے ہیں اور دوسری طرف ساری دنیا کے علماء میں سے کسی کو بھی اشاعت اسلام کا خیال تک نہیں ہے۔ اور خیال آ بھی کس طرح

ــــہ اس کے متعلق مروجہ مسیحی مذہب کے علماء کی تعلیم ہم ایک ہی فقرہ میں دکھاتے ہیں جو پادری فنڈر کے الفاظ میں یوں ہے:۔

وہ جنگل میں جلتے ہوئے بوٹے میں موسیٰ پر ظاہر ہُوا (مفتاح الاسرار صـ۳۸)

انجیل متی میں ولادت مسیح کے ذکر میں لکھا ہے کہ

یسوع مسیح کی پیدائش یوں ہوئی۔

تو اب بقول پادری صاحب اپنی پیدائش سے چودہ سو سال پہلے حضرت موسیٰ کو پہاڑ پر انا ربک کہہ کر پکارنے والا یہی مسیح تھا۔ تو اس شعر کی صحت میں کیا شک ہوسکتا ہے ؎

چہ خوش گفت بہلول فرخندہ فال
کہ من از خدا پیش بودم دو سال

(نوٹ) ہم جانتے ہیں کہ مسیحی دوست ہماری اس تقریر پر کہیں گے کہ "اہلحدیث" مسیحی مذہب سے واقف نہیں کیونکہ یسوع مسیح کی جس پیدائش کا ذکر متی نے کیا ہے وہ اس کی انسانی حیثیت ہے اور پادری فنڈر صاحب نے جلتی آگ سے جس مسیح کو انا ربک پکارنے والا کہا ہے وہ اسکی شان الوہیت ہے۔ اس لئے ان دونوں باتوں میں کوئی اختلاف نہیں۔

اسکے جواب میں ہم کہیں گے کہ اہلحدیث اگر مسیحی مذہب سے واقف نہیں ہے تو مقام تعجب نہیں لیکن مسیحیوں کا اپنے مذہب سے ناواقف ہونا سخت تعجب کا موجب ہے اب مسیحیوں سے ہم پوچھتے ہیں کہ اگر وہ اپنے مذہب سے واقف ہیں تو بتائیں کہ مسیح کی حقیقت اصلیہ محض الوہیت ہے یا محض انسانیت یا دونوں سے مرکب؟ اگر محض الوہیت ہے تو مسئلہ پیدائش غلط! اگر محض انسانیت ہے تو انا ربک والا قول غلط! اگر مرکب ہے تو بحکم کل مرکب حادث مسیح حادث ہُوا اور بصورت حادث ہونے کے مخلوق ہے اگر مخلوق ہے تو اپنی ہستی کے دونو اطراف (ابتدا اور انتہا) میں محدود ٹھیرا۔

مقدس اتھاناسیس کا عقیدہ جو عیسائیوں میں موجب نجات سمجھا گیا ہے وہ اس تیسری شق کی تعیین کرتا ہے چنانچہ اس کا خلاصہ یہ ہے:۔

جس طرح نفس ناطقہ اور جسم ایک انسان ہے اسی طرح خدا اور انسان ایک مسیح ہے۔ (دعائے عمیم صـ۲۷)

اس سے ثابت ہُوا کہ جس طرح ہر ایک انسان اپنی پیدائش میں مرکب ہے اسیطرح مسیح بھی اپنی پیدائش میں مرکب ہے اور مرکب کے حادث ہونے میں کسی کو

(۳۳۵) (باقی)

سکتا ہے جبکہ وہ خود اسلام کے فیض اور برکات سے محروم ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ اسلام میں وہ کونسی فضیلت ہے جو اور کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی۔" (الفضل قادیان ص۳ ۱۴ فروری ۱۹۳۴ء)

اہلحدیث کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ مسیح موعود دنیا میں تشریف لائے، مخالفوں کی طعن و تشنیع سنی اور اپنے مقصد کا اعلان صاف الفاظ میں کر گئے۔ مگر کامیابی کا یہ حال ہے جو اخبار الفضل کے مذکورہ اقتباس سے ظاہر ہے۔ تو کیا اس پر یہ کہنا بے جا ہے ؎

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

فرما دیتے کہ بغیر شریعت کے آنحضرت کی اتباع میں نبوت جاری ہے تو مسیلمہ وغیرہ یہی دعویٰ کرتے کہ ہماری نبوت اتباع والی اور غیر تشریعی ہے۔ پھر سوچو کہ اسلام کو کس قدر نقصان پہنچتا۔"

معمار اس تحریر میں جس چیلنج آمیز انداز بیان کو جناب سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ قابل شرم ہے۔ پھر جس لفظ "مبشرات" کو اس بجھارت کی کنجی بتایا گیا ہے وہ خود محتاج تفسیر ہے۔ ہم سابقاً بدلائل واضحہ ثابت کر آئے ہیں کہ لفظ مبشرات سے نبوت نکالنا سراسر غلط ہے۔ پھر اس خام بنیاد پر خلیفہ صاحب کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ بہتان باندھنا کہ حضور نے نبوت ایسے ایمانی و اعتقادی مسئلہ کو بھول بھلیوں کی صورت میں مشتبہ کر دیا اور ایسا کرتے ہوئے آپ نے گویا بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالۃ کی بھی پرواہ نہ کی۔ آنحضرت کی رسالت پر گستاخانہ حملہ اور نہایت ہی قابل شرم فعل ہے۔

خلیفہ صاحب کی یہ تحریف اتنی بودی ہے کہ مرزا غلام احمد جیسے منکر ختم نبوت اور مشاق محرف کو بھی نہیں سوجھی اور سچ تو یہ ہے کہ ایسی بات ان کے ذہن میں آ بھی نہیں سکتی تھی وہ خود ایک مدعی نبوت تھے لہذا ان کی غیرت یہ گوارا ہی نہیں کر سکتی تھی کہ کسی نبی سے اس قسم کی حرکت سرزد ہو سکے کہ وہ ایمانیات کے مسائل کو بھی بجھارتوں کے رنگ میں ناقابل فہم بنا دے۔ بلکہ مرزا صاحب نے اس بارے میں اپنا عقیدہ کتاب "کرامات الصادقین" ص۱۸ پر یہ لکھا ہے کہ

"قرآن کی وہ تعلیم جو مدار ایمان ہے وہ عام فہم ہے جس کو ایک کافر بھی سمجھ سکتا ہے اور ایسی نہیں کہ کسی پڑھنے والے سے مخفی رہ سکے۔ اگر وہ عام فہم نہ ہوتی تو کارخانہ تبلیغ ناقص رہ جاتا۔"

حاصل یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ گمان کرنا کہ آپ نے کسی مسئلہ کو عمداً پوشیدہ رکھا تھا سراسر گمراہی ہے۔ آپ نے تو اپنی تبلیغ کو بیان تک

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(گذشتہ سے پیوستہ)

(از قلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

خلیفہ صاحب کا رسالت محمدیہ پر حملہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض نبوت میں سے جن کی ادائیگی کے بغیر آپ رسول کہلانے کے حقدار ہی نہیں ہیں ایک یہ اہم فریضہ بھی ہے کہ آپ امور اعتقادیہ و احکام شرعیہ کی پوری طرح وضاحت کر کے لوگوں کے ذہن نشین کرا دیں۔ چنانچہ آیات لتبین للناس ما نزل الیھم۔ لتحکم بین الناس بما اراک اللہ۔ یعلمھم الکتاب والحکمۃ میں یہی ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اگر آنحضرت صلعم اس فرض کو ادا نہ کرتے تو خدا فرماتا ہے فما بلغت رسالۃ تو نے نبوت کی تبلیغ ہی نہیں کی۔ بخلاف اس کے خلیفہ صاحب قادیانی اپنی خود ساختہ نبوت کو ثابت کرنے کے لئے ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور اس بات پر صرف کر رہے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے بعض ایمانی و اعتقادی مسئلوں کو امت سے مخفی رکھا۔ معاذ اللہ! ثم معاذ اللہ!!

چنانچہ خلیفہ صاحب رقمطراز ہیں:-

"میری ایک بیوی نے سوال کیا کہ آپ نے بتایا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا۔ میرے بعد رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی۔ (پھر) آپ نے فرمایا مبشرات جاری ہیں اور مبشرات سے مراد نبوت ہے جب مبشرات سے مراد نبوت ہے تو آنحضرت نے یہ کیوں فرمایا کہ نبوت ختم ہو گئی۔ کہنا (تو) یہ چاہئے تھا کہ نبوت جاری ہے؟ اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہئے کہ حکیم لوگ مقتضائے وقت کے مطابق بات کرتے ہیں پہلے جتنے نبی تھے وہ سب براہ راست نبی ہوتے تھے چونکہ (صحابہ کے وقت) نبوت کا مفہوم یہی تھا اس لئے آنے والے کا خیال پیدا ہوتے ہی ذہن اسی طرف جاتا تھا (حالانکہ آنے والا نبی امتی نبی تھا) چونکہ اس مضمون کے نیا ہونے کی وجہ سے خطرہ تھا کہ لوگ دھوکا کھا جائیں گے۔ اس لئے آنحضرت نے اس بات پر زور دینا ضروری سمجھا کہ جس قسم کی نبوت وہ سمجھتے تھے وہ بند ہو گئی۔ اگر آپ زور نہ دیتے تو آپ کے بعد اسود عنسی وغیرہ یہ کہہ کر کہ تم میں نبی آ سکتے ہیں لوگوں کو دھوکہ دیتے۔ اب یہ شبہ باقی ہے کہ اس (نبوت) کا بھی انکار کیا گیا ہے جو جاری ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں۔ ہاں مخفی رکھا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا لکن المبشرات تا جس نے فائدہ اٹھانا ہے اسی کا ذہن ادھر جائے دوسرے کا نہ جائے اور جب تک وہ نبی نہ آئے جو ان الفاظ کا مصداق ہے تب تک تو فیصلہ رہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے کھول کر بتلا دیا کہ ان احادیث کا کیا مطلب ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاف الفاظ میں یہ

الہامی ورقل۔ مرزا صاحب قادیانی کی الہام سازی (۳۳۸) کی کیفیت۔ قیمت ۲ ، ... ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث امرتسر

مکمل ظاہر کیا ہے کہ فمن اراد ان یفرق امر ھذہ الامت وھو جمیع فاضربوہ بالسیف کائنا من کان (مسلم) یعنی جو شخص اس امت کے اتفاقی مسئلہ (مثل ختم نبوت وغیرہ) میں افتراق پیدا کرنے کی کوشش کرے اسے خارج الارض کردو۔

چہ جائیکہ آنحضرت خود ہی کسی مسئلہ پر زور دیکر امت کو اس پر سختی سے متفق کریں پھر آپ ہی اسمیں رخنہ اندازی کی۔ نہ صرف یہ کہ گنجائش ہی رکھیں بلکہ ساڑھے تیرہ سو برس بعد پیدا ہونے والے ایک شخص کے لئے اس اجماعی مسئلہ میں افتراق پیدا کرنا لازمہ ایمان قرار دیں شان النبی اعظم من ذلك

خلیفہ قادیانی کی تحریف اس وجہ سے بھی باطل ہے کہ جس دین میں اس قسم کی مخفیات ہوں جنکی تبیئین ایک آنے والے نبی کی ذات سے وابستہ ہو۔ وہ دین کامل کہلانے کا مستحق ہی نہیں ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ وہ راقم ہیں :-

"عیسٰی صرف توریت کے وارث تھے۔ جس کی تعلیم ناقص ہے۔ اسی وجہ سے انجیل میں ان کو وہ باتیں بیان کرنا پڑیں جو توریت میں مخفی اور مستور تھیں۔ لیکن قرآن شریف سے ہم کوئی امر زیادہ بیان نہیں کرسکتے کیونکہ اس کی تعلیم اتم اور اکمل ہے اور وہ توریت کی طرح کسی انجیل کا محتاج نہیں۔"

(تحریر مرزا بجواب منشی برہان الحق)

یہ بیان بلند آواز سے اعلان کر رہا ہے کہ میاں محمود کا قول یکسر غلط اور خلاف قرآن ہے۔

میاں محمود صاحب کا یہ لکھنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قسم کی نبوت کے بند ہونے کا عقیدہ صرف اس لئے رائج کیا تھا کہ مسیح موعود کی آمد تک تو بوجہ عقیدہ ختم نبوت امت مدعیان نبوت کے فتنہ سے محفوظ رہے اور جب مسیح موعود آجائیگا تو وہ خود اس راز کے چہرے سے پردہ اٹھائیگا۔

اس وجہ سے بھی جھوٹ ہے کہ مرزا صاحب نے اس راز کو کھولنا تو درکنار خود نہیں سمجھا۔ ان کا تحریری بیان موجود ہے کہ :-

"مبشرات" سے مراد صرف جزوی نبوت ہے جو محدثیت کے درجہ تک منتہی ہے"

(توضیح المرام ص ۲ ط ۲)

بلکہ اور موقع پر تو مرزا جی نے مبشرات کو یہاں تک وسیع کیا ہے کہ جملہ کفار و زانی اشخاص کو بھی اس میں شریک کردیا۔ (اخبار الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۳ء)

پس خلیفہ صاحب نے حدیث لکن المبشرات کے اندر نبوت کا مخفی ہونا ظاہر کرکے نہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بلکہ مرزا غلام احمد پر صریح افترا باندھا ہے۔

تائید الٰہی خلیفہ قادیانی نے تو حدیث مبشرات سے نبوت ثابت کرنی چاہی تھی جو ہو نہ سکی۔ ہاں اللہ تعالٰے جس کا قانون ہے کہ وہ بعض اوقات جھوٹوں کو خود ہی ان کے ہاتھوں سے ذلیل کرادیتا ہے۔ اس مضمون میں خود خلیفہ صاحب قادیانی کے ہاتھ سے یہ تحریر کروادیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہی تلقین کی تھی اور بار بار کی تھی کہ میرے بعد کسی قسم کی بھی نبوت باقی نہیں۔ اور امت بھی اسی پر متفق تھی۔ اس قول محمود کا نتیجہ یہ ہے کہ مرزائی لوگ جس قدر آیات یا احادیث یا اقوال بزرگان سلف۔ مسئلہ اجراء نبوت کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں وہ سب کے سب اس مضمون سے یکسر خالی ہیں۔ کیونکہ میاں محمود احمد صاحب خود لکھتے ہیں کہ اجراء نبوت کا مسئلہ ایک راز تھا جسے امت میں سے کوئی شخص نہیں سمجھا۔

مرزائیو! کیا کہتے ہو؟ ولنعم ما قیل

"پاپی کے مارنے کو یہاں پاپ بلی ہے"۔

(باقی)

بریلوی مشن

نذیر کی ندا بجواب فقیر کی صدا

(مرقومہ مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

پیر جماعت علی شاہ صاحب کے بیٹے حافظ حیدر حسین صاحب کی طرف سے "انوار الصوفیہ" میں صدائے فقیر کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں قبروں پر پھول ڈالنا اور اچھاڑ چڑھانا وغیرہ امور کو جائز ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ مولوی عبداللہ صاحب ثانی اس کا جواب لکھ رہے ہیں۔ جس کی پہلی قسط ۱۰- فروری سنہ رواں میں درج ہوئی اس کے بعد کوٹلوی احباب کا مضمون درج کیا گیا آج صدائے فقیر کے جواب کی دوسری قسط ہے ناظرین بنظر انصاف پڑھیں اور فائدہ اٹھائیں۔ (مدیر)

قبر پر چادر ڈالنا

اس مسئلہ کے ثبوت میں آپ نے کوئی آیت یا حدیث یا قول امام پیش نہیں کیا۔ صرف ایک عبارت رد المحتار سے نقل کی ہے۔ جو یہ ہے :-

"کرہ بعض الفقہا وضع الستور والعمائم والثیاب علی قبور الصالحین والاولیاء قال فی فتاوی الحجة وتکرہ الستور علی القبور ولکن نحن نقول الاٰن اذا قصد به التعظیم فی عیون العامة حتی لا یحتقروا صاحب القبر ولجلب الخشوع والادب للغافلین الزائرین فھو جائز لان الاعمال بالنیات"۔ (انوار الصوفیہ جولائی ۱۹۳۸ء)

اس عبارت سے صاف ثابت ہے کہ فقہاء متقدمین قبروں پر اچھاڑ وغیرہ چڑھانے کو مکروہ (ناجائز) خیال فرماتے تھے۔ صرف صاحب رد المحتار کا خیال ہے کہ ہم اس کو اس لئے جائز کہتے ہیں کہ لوگ صاحب قبر کو حقیر نہ جانیں اور ان کی عزت کریں۔

مگر موصوف کی یہ رائے ہرگز ہرگز قابل قبول نہیں۔ اس کی مثال تو بالکل اس طرح ہے جیسے کوئی شخص ڈاڑھی منڈانے والا یوں کہہ دے کہ ڈاڑھی

اثبات التوحید ... (۳۳۹)

تحت ڈالنا تو مکروہ ہے مگر میں اس لئے منڈاتا ہوں کہ لوگ ڈاڑھی والوں کی ناقدری اور ڈاڑھی منڈے کی قدر کرتے ہیں"

جیسے یہ فعل اس مصلحت کی بناپر درست نہیں ویسے ہی صاحب ردالمحتار کا قول مذکور بھی صحیح نہیں اس کے علاوہ فقہاء متاخرین کا فتویٰ سنئے!

فی نصاب الاحتساب وتسجیة القبر غیر مشروع اصلاً فی حق الرجال وبعد تسویة اللبن فی حق النساء ومن علیٰ بقدر رجل تدبجیٰ فنہا وھکذا فی فتاوی مطالب المؤمنین۔
(مأة مسائل ص۳۹)

قبروں کو ڈھانکنا یعنی غلاف ڈالنا مردوں کے حق میں بالکل غیر مشروع (ناجائز) ہے اور عورتوں کی قبروں پر لحد کی اینٹیں لگا دینے کے بعد (مکروہ ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک قبر پر سے گزرے جس کو ڈھانپا گیا تھا تو آپ نے منع فرما دیا تھا

مدد طلب کرنا

اس عنوان میں صاجزادہ صاحب نے غیراللہ سے استمداد کو جائز قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"مقبولان بارگاہ الہٰی سے مدد طلب کرنا اور انہیں بارگاہ حق میں حصول مراد کے لئے ذریعہ بنانا بے شبہ جائز ہے"
(انوار الصوفیہ بابت جولائی ۳۸ء)

ہمارے برادر نے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ مگر آپ نے شاہ صاحب موصوف کو پیش کرنے میں سخت غلطی کھائی ہے اور ان کا قول سمجھنے میں بھی شدید ٹھوکر کھائی ہے۔ کاش اگر آپ تفسیر عزیزی کی عبارت ماقبل یا بعد سے پوری پڑھ لیتے تو آپ کبھی اپنے دعوے کے اثبات میں اس کو پیش نہ کرتے۔

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ شاہ صاحب موصوف کی وہ عبارت جو صاجزادہ صاحب نے نقل کی ہے۔ ان کے دعویٰ کی مثبت نہیں بلکہ ان کے خلاف ہے اور شاہ صاحب کا ہرگز ہرگز یہ مطلب نہیں کہ مقبولان بارگاہ سے بعد از وفات کسی قسم کی مدد طلب کرنی جائز ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ دنیوی امور دو قسم کے ہیں۔ ایک مبادی۔ دوسرے مقاصد۔ مبادی میں مخلوق سے استمداد جائز ہے مگر مقاصد میں نہیں۔ مثلاً مریض کے لئے دوا تجویز کرنا اور پلانا اور طبیب سے مشورہ لینا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب مبادی ہیں۔ ان میں غیر خدا سے استمداد جائز ہے۔ مگر اس ساری کوشش سے اصل مقصود شفا ہے وہ کسی مخلوق کے ہاتھ میں نہیں۔ اسی لئے حضرت خلیل علیہ السلام نے کہا تھا:۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ (جب میں بیمار ہوتا ہوں وہی خدا مجھے شفا بخشتا ہے) اسی لئے کسی پیر فقیر کو مخاطب کر کے شفا طلب کرنا یا اس سے اولاد مانگنا جائز نہیں ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ نے تفسیر میں یہی قسم اعانت یا استعانت کی جائز لکھی ہے۔ چنانچہ اصل عبارت شاہ صاحب کی یہ ہے:۔

"باید فہمید کہ استعانت از غیر بوجہے کہ
اعتماد بر غیر باشد و اورا مظہر عون الہٰی نداند
حرام است واگر التفات محض بجانب
حق است و اورا یکے از مظاہر عون الہٰی
دانستہ و بکارخانہ اسباب و حکمت او
تعالیٰ دراں نمودہ بغیر استعانت ظاہری
نماید دور از عرفان نخواہد بود در شرع نیز
جائز وروا است و انبیاء و اولیاء ایں
نوع استعانت بغیر کردہ اند و در حقیقت
ایں نوع استعانت بغیر نیست بلکہ استعانت
بحضرت حق است لاغیر"
(تفسیر فتح العزیز ص۲۰)

سمجھنا چاہئے کہ غیر سے اس طرح مدد چاہنا کہ اسی پر بھروسہ ہو اور اس کو مدد الہٰی کا مظہر جانتا ہو حرام ہے۔ اور اگر توجہ صرف حضرت حق کی طرف ہے اور غیر کو مدد الہٰی کا مظہر جان کر اور اللہ تعالیٰ کے کارخانہ حکمت و اسباب میں نظر کر کے غیر سے ظاہری مدد طلب کرے تو یہ عرفان سے دور نہیں ہے اور شریعت میں جائز ہے اور انبیاء اور اولیاء نے بھی غیر سے اسی طرح کی مدد طلب کی ہے۔ اور درحقیقت یہ استعانت غیر کے ساتھ نہیں بلکہ حضرت حق ہی کے ساتھ ہے"

ناظرین! اس عبارت سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ شاہ صاحب جس اعانت کا ذکر کر رہے ہیں وہ انبیاء بھی چاہا کرتے تھے۔ اگر یہ مقبولان بارگاہ سے استعانت ہے تو انبیاء کے بعد کون لوگ مقبول ہیں جن سے وہ مدد چاہا کرتے تھے۔ حالانکہ شاہ صاحب کی عبارت میں صاف الفاظ ہیں:۔

"انبیاء و اولیاء ایں نوع استعانت بغیر کردہ اند۔"

(ترجمہ) انبیاء و اولیاء نے بھی غیر سے اسی طرح کی مدد طلب کی ہے۔

اب کیا صاجزادہ صاحب بتا سکتے ہیں کہ انبیاء کس سے مدد طلب کرتے تھے۔ اور انبیاء میں سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں۔ آپ کس سے استمداد کرتے تھے اور جناب سے زیادہ مقبول کون ہے۔

انصاف انصاف!! صاجزادہ صاحب! ازراہ انصاف تفسیر فتح العزیز کو دوبارہ غور سے پڑھیں تو آپ کو وہی بات نظر آئیگی جو ہم نے بیان کی ہے۔ (باقی)

اثبات التوحید

بجواب "انوار آفتاب صداقت"

قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی نے اپنی کتاب میں علمائے دیوبند، جماعت اہل حدیث اور اکابرین اہل حدیث پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ اس کے جواب میں قریباً بتیس مختلف مسائل پر بحث کر کے قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے قاضی صاحب مذکور کے اعتراضات کو توڑ دیا ہے۔ تا جلد یہ ہے قیمت صرف ۳/ منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

سیرت محمدی۔ قرآن، حدیث، اقوال صحابہ و ائمہ سے (۲۴۰) صفحات ... قیمت ۱۲ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

شیعی عبادت
صرف قرآنی روشنی میں

(از ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی)

شیعی عبادت کس ذوق پر مبنی ہے؟ یہ بجائے خود محل نظر ہے اور اس ذوق کی پاداش میں شیعہ جماعت شروع سے لے کر اب تک یہود کی طرح خدائی نعمتوں تمکین فی الارض سے کس بُری طرح محروم رہی۔ حتیٰ کہ حضرت ابو الائمہ تک بھی ایک ساعت کے لئے خلافتِ سیاست پر تمکین حاصل نہ فرما سکے۔ مگر یہ موقعہ اس تفصیل کا بھی نہیں۔

بلکہ مقصود یہ ہے کہ شیعی حضرات نے "ظالمین" کے فرضی عنوان سے لعنت[1] کی جو رجینا رچا رکھی ہے۔ اس کا مبنیٰ احکام قرآنی ہیں یا اختراع طبعی؟

قرآن مجید میں لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ قسم کی آئتیں تو ضرور ہیں مگر کوئی ایک آیت بھی ایک دوسرے پر لعنت برسانے کے لئے حکم کے طور پر نہیں آئی۔ جس آئت سے لعنت کا برملا استدلال کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے:-

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۙ

تو کیا اگر اخفائے ما انزل اللہ کرنے والوں پر لعنت بازی نہ کی جائے تو ایمان کی خیر نہیں؟ واقعہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں ایسی آیات احکام میں داخل نہیں کہ ان کی وجہ سے لعنت کو ہم شغلِ دین سمجھ کر ایک دوسرے کو اس کا مورد بناتے رہیں۔ ورنہ قرآن مجید میں یہ آئت بھی تو ہے کہ

اَللّٰهُ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ

اللہ العالمین نے چوپائے جو پیدا کئے تو ان میں سے بعض تمہاری سواری کے کام آتے ہیں اور بعض کھانے کے۔

کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ایک دوسرے پر لعنت برسانے کی طرح ہم چارپایوں کی پشت پر ضرور چڑھے پھریں۔ اور وقت بے وقت اور چار و ناچار ہم بعض چارپایوں کا گوشت کھانا بھی واجب سمجھ لیں۔ حالانکہ آج تک اس آیت سے شیعی علمائے عظام نے اس وجوب کا استدلال نہیں فرمایا۔ پھر آیت لعنۃ اللہ علی الظالمین سے اعدائے اہل بیت پر لعنت کا استدلال کیونکر ہو سکتا ہے۔

قرآن مجید میں یہ آیات بھی ہیں کہ

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۙ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ۭ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۙ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۭ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۙ

اور چارپائے بھی ہیں جو ہم نے تمہاری ضروریات کے لئے پیدا کئے۔

(۱) ان میں سے بعض میں تمہارے لئے گرمی کا سامان اور دوسری قسم کے منافع ہیں۔

(۲) ان چارپایوں میں تمہارے لئے یہ رونق بھی ہے کہ صبح و شام (دونوں وقت) جب وہ چرنے کے لئے جنگل کو جاتے اور شام کے وقت واپس لوٹتے ہیں تو کیسے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔

(۳) ان چارپایوں پر تم بار برداری بھی کرتے ہو جسکو تم خود نباہ نہ سکتے تھے۔

(۴) انہی چوپایوں میں گھوڑے ہیں خچر ہیں اور گدھے ہیں۔ جن پر تم سوار ہو کر اپنی شان دکھا سکتے ہو

تو کیا؟

(۱) اعدائے اہل بیت یا ظالمین پر لعنت کی بوچھاڑ کے ساتھ ساتھ اونی کپڑے پہننا بھی واجب ہے۔

(۲) اسی طرح شوقِ لعنت کی طرح ہر ایک مجتہد اور عالم کے لئے ایسا ریوڑ پالنا بھی لازم ہے؟ جو صبح کے وقت چرنے کے لئے جائے اور شام کے وقت گھر لوٹ کر طویلہ کی زینت بنے۔ تاکہ مومنین کی خوشی اور مسرت میں اضافہ ہو سکے۔

(۳) اسی طرح اہل بیت یا ظالمین پر وجوب لعنت کی طرح چارپایوں پر سواری کرنا بھی واجب ہے؟ اور یہ بھی فرض ہے؟ کہ شیعی حضرات بوقت ضرورت اپنا سامان لاریوں اور ٹرینوں پر لادنے کی بجائے چوپایوں کی پشتوں پر منتقل کرنا ضروری سمجھیں۔

(۴) اور اسی طرح وجوب لعنت کی طرح گھوڑے، خچر اور گدھے کی سواری بھی ہر ایک مجتہد اور عامی شیعہ کے لئے واجب ہے؟

مگر اس آئت سے اس قسم کے وجوب کا کوئی عالم قائل نہیں

شیعی لعنت کا عکس

ہم برملا کہتے ہیں کہ شیعی لعنت کا یہ شور و شین صرف اخیار اصحاب محمد (اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وعلی اصحاب محمد) سے نفرت اور علی و آل علی (علیہما السلام) کے ساتھ غلو محبت کے پروپاگنڈا کی غرض سے برپا کیا گیا۔ اور ان حضرات کا یہ مشغلہ عمل میں فرائض و موکدات سے اہم در اہم ہے (صفت بندہ سے نہ چھپائے گا) جو ہر حال و ہر قال میں معمول بہ ہو چکا ہے۔ ولیکن چونکہ مسئلہ لعنت کا ثبوت آئت زیر بحث سے کیا جاتا ہے۔ یعنی

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ

---

[1] اس سے مراد وہ لعنت ہے جو شیعہ حضرات بزرگانِ دین پر کرتے ہیں۔

(بیشک جنہوں نے خداوند عالم کی نازل کردہ بینات و ہدایات کو چھپایا۔ حالانکہ وہ تو ظاہر کرنے کی غرض سے ہم نے بھیجی تھیں۔ یہ لوگ ہیں جن پر خداوند عالم اور جملہ لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں)

محل نظر یہ ہے کہ جس طرح خلفائے ثلاثہ نے جناب امیر علیہ السلام سے متعلقہ نصوص خلافت کو چھپا کر خود ہی خلافت پر تسلط جمالیا۔ جس سے وہ ما انزلنا من البینٰت والھدٰی کے کاتم (چھپانے والے ہوئے) اور اولئك یلعنھم ...... کے مصداق قرار پائے تو اس اصول کے مطابق کہ

"جو شخص بھی ما انزلنا من البینٰت والھدٰی کے بعد کتمان حق کا مرتکب ہو وہ خداوند عالم اور جملہ لاعنین کی لعنت کا مستحق ہے"

ہمیں غور کرنا پڑیگا کہ کہیں جناب امیر علیہ السلام سے بھی تو کتمان نہیں ہوا۔ ؎

مشکل بہت پڑیگی مقابل کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھیئے گا ذرا دیکھ بھال کے

تو ——— ؟

اگر ایک طرف شیعی حضرات آیت بلغ ما انزل الیك من ربك (تبلیغ حکم الٰہی کیجئے) وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ (اگر ایسا نہ کیا تو تبلیغ ناتمام رہ جائیگی) سے استدلال فرماتے ہیں وصیت امیر علیہ السلام کا۔ جس پر نص الیوم اکملت لکم ہے۔ جو لے آج میرے دین کی تکمیل ہو چکی کیا جاتا ہے۔ اور ان دونوں آیتوں (۱) بلغ ما انزل الیك من ربك (۲) الیوم اکملت لکم دینکم کے اس (موہومانے) ربط سے ثابت کیا جاتا ہے کہ اگر رسالتمآب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خم غدیر پر امیرالمومنین کو اپنا وصی ظاہر نہ فرماتے۔ تو قصر رسالت مآب (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے پیروں پر گر پڑتا اور دین ناقص رہ جاتا۔

ہاں صاحب! بے شک اگر رسالت کا کوئی حکم بھی ظاہر ہونے سے رہ جائے تو رسالت ناقص اور رسول رسول کاذب ہو کر رہ جاتا ہے۔ جیسا کہ موجودہ قادیانی رسالت کا انجام ہوا۔ جس کی نبوت کی نئیا دریائے بیاس کے دھارے پر ہچکولے کھا رہی ہے۔ مگر الحمدللہ رسل میں سے کسی نے بھی ایسا نہیں کیا۔ آخر تو رسول ربانی تھے۔

یہ خیال بھی رہے کہ شیعی معتقدات میں خلافت کہیں افضل ہے رسالت سے۔ اسے بھی فراموش نہ کیجئے گا کہ کسی رسول نے کسی مرتبہ پر اپنے رسول ہونے کو پوشیدہ نہیں رکھا۔ بلکہ بعض اس منصب کے اظہار کے عوض میں ۹½ سو سال تک مورد ستم رہے بعض آگ میں ڈالے گئے، بعض ملک بدر کئے گئے، بعض پھانسی پر لٹکائے گئے، بعض ہجرت کر کے اپنے مولد سے دور قیام فرما ہوئے۔ مگر کبھی اپنے منصب رسالت کو علیٰ رؤس الاشہاد ظاہر کرنے سے نہ رکے۔

پس اس سنت کے مطابق لازم آتا ہے کہ خلافت جو کہ رسالت سے بھی افضل ہے۔ اس کے اظہار و اعلان میں بھی تامل روا نہ رکھا جائے۔ کیونکہ یہ تو بہت بڑی "بینہ" اور "ہدایت" ہے۔

لیجئے۔ حضرت الرسول روحی فداہ رحلت فرما ہوئے سقیفہ بنی ساعدہ میں (یار لوگ ہی سہی) مل بیٹھے۔ ابوبکرؓ کی خلافت مسلم ہو گئی۔ مگر حضرت (علی) نے سقیفہ میں کوئی پیغام نہیں بھیجا کہ سقیفہ والو! یہ کیا کتمان کر رہے ہو۔ خلیفۂ رسول تو میں ہوں تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر بھی امیر المومنین نے خود کو علیٰ رؤس الاشہاد خلیفہ رسول بنا کر اظہار بینہ نہیں کیا۔ بلکہ کچھ مدت بعد خلیفہ اول کی بیعت پر راضی ہو گئے۔ (علیٰ طریق الشیعہ) کتنا بڑا کتمان حق ہے کہ حضرت علی نے منصب خلافت جیسی بینہ اور ہدایت جو کہ تمام ہدایتوں کا سرچشمہ ہے۔ نبوت جس کے سامنے لاشے۔ رسالت جس کے آگے طفل مکتب۔ یوں چھپالیا۔

سوال یہ ہے کہ جس طرح خلفائے ثلاثہ بشمول دیگر رفقاء جناب امیر المومنین کی نص خلافت کو چھپا کر لعنت کے مستحق قرار پا سکتے ہیں۔ کیا اسی طرح امیرالمومنین اپنی اس نص کو چھپا کر اسی لقب کے .... ہیں؟

اختصار مطالب

(۱) شیعی حضرات لعنت کا ثبوت بصورت حکم قرآن مجید سے ثابت کریں۔

(۲) اگر ظلم یا کتمان بینہ کی وجہ سے کسی کو لعنت کا مورد قرار دیا جاسکتا ہے تو جناب امیر علیہ السلام جنہوں نے اپنی خلافت و وصایت کی بینہ کو (بقول شیعہ) چھپایا۔ ان کا کیا حکم ہے۔

ہمارا عقیدہ | اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ہر ایک کے متعلق ہمارا عقیدہ "رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ" سے ذرا بھی کم نہیں۔ خلفائے اربعہ (جن میں جناب امیر علیہ السلام کا چوتھا درجہ ہے) کے متعلق ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ ؎

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکر و عمر عثمان و علی
ہم مرتبہ ہیں یاران نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

خصوصاً جناب امیر علیہ السلام عشرہ مبشرہ سے تھے۔ جو ان پر لعنت کرے وہ خود لعنتی ہے۔ اسی طرح بقیہ عشرہ مبشرہ و دیگر اصحاب پر لعنت کا ثمرہ بھی برا ہے۔

اہلحدیث | ابھی یہ مرحلہ باقی ہے کہ اصحاب نے کوئی فعل موجب لعنت کیا بھی تھا؟ خلافت اور فدک کا مسئلہ بجائے خود واضح ہے جس کے متعلق سنی شیعہ کی تصریحات کتب حدیث میں موجود ہیں۔

ہماری رائے جو محض دیانت پر مبنی ہے یہی ہے کہ جو واقعہ ہوا ہے یہی منظور خدا تھا اور بس۔ اس لئے ان میں سے کسی کو لعنت کا مستحق قرار دینا اپنے پر بڑی ذمہ داری لینا ہے۔ اللّٰھم الحقنا بالصالحین۔

خلافت محمدیہ۔ مصنفہ مولنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مؤمن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ اعلیٰ۔ قیمت صرف تین آنے۔ محصولڈاک علیحدہ۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

(خلافت و رسالت۔ مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ علاوہ (۳۵۲) روشنی میں حوالجات سے مزین۔ قیمت ۱/ (منیجر اہلحدیث))

ویدوں کے تراجم اور تفاسیر

(از قلم (پنڈت) مقصود حسن صاحب از جھانسی)

(۲۷-جنوری کے بعد)

"اہلحدیث" ۲۷-جنوری میں ویدوں کے متعلق دیگر دو کتب کا ذکر ہوا ہے۔ بقیہ آج ملاحظہ فرمائیں:-

ویدک انڈکس۔ Vedic Index of names and subject.

یہ کتاب چھوٹی تقطیع کی دو ضخیم جلدوں میں چھپی ہے۔ اس میں مسٹر اے۔ اے۔ مکڈانل اور پروفیسر اے۔ بی۔ کیتھ نے وید میں آئے ہوئے ناموں اور مضامین دیئے ہیں اور ہر ایک پر مختصر مقالہ لکھا ہے نہائت کار آمد کتاب ہے۔

ویدک وان مے کا اتہاس वैदिक वाङ्मय का इतिहास

یہ کتاب کئی چھوٹی جلدوں میں پنڈت بھگوت دت بی۔ اے پروفیسر دیانند کالج لاہور نے لکھی ہے۔ اس کے حصہ اول جلد اول میں ویدوں کی مختلف شاکھاؤں کا بیان ہے۔ حصہ اول جلد دوم میں ویدک تمام تفسیروں کا ذکر اور مفسرین کے زمانوں کی تحقیق ہے۔ حصہ دوم میں ویدوں کے متعلق تمام برہمن گرنتھوں اور آرن یکوں کی تفصیل ہے۔

ہسٹری آف سنسکرت لٹریچر A History of Sanskrit Literature

یہ کتاب مسٹر اے۔ اے۔ مکڈانل کی تصنیف ہے۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ ۱۹۲۸ء میں لندن میں چھپی ہے۔

سینٹ پیٹرس برگ لیکسی کن St. Petersburg Lexicon

سنسکرت کا یہ مبسوط لغت جرمنی زبان میں سات جلدوں میں دس ہزار صفحات پر ۱۸۵۵ء و ۱۸۷۵ء کے درمیان میں چھپا ہے۔ اس کے ویدک حصہ کے مصنف پروفیسر راتھ Rath ہیں۔ اس لغت کی قیمت ایک ہزار روپیہ ہے۔

نگھنٹو و نرکت۔ یہ قدیم کتابیں یاسک منی کی تصنیف ہیں۔ ان میں ویدوں کے ان الفاظ کی تشریح ہے جو مصنف کے زمانہ میں مشکل اور تشریح طلب سمجھے جاتے تھے۔ نگھنٹو متن ہے۔ نرکت میں اسکی شرح ہے۔ ان کتابوں کے متعدد ہندی ترجمے ہو چکے ہیں۔ ایک ترجمہ دیانند کالج لاہور کے پروفیسر راجہ رام نے بھی کیا ہے۔ انگریزی میں بھی ان کا ترجمہ اب آکسفورڈ میں چھپ گیا ہے۔ مترجم ڈاکٹر لچھمن سروپ ہیں۔ سوامی دیانند کا قول ہے کہ ویدوں کا ترجمہ نرکت ہی کی امداد سے اسی کے اصول پر کرنا چاہئے۔ اس کے خلاف جو ترجمہ ہوگا غلط ہوگا۔

سروانوکرمنی सर्वानुक्रमणी

یعنی وید منتروں کی رشیوں، دیوتاؤں اور چھندوں کے نام کی فہرستیں۔ جو شونک۔ اور کاتیاین وغیرہ قدیم رشی منیوں کی تصنیف ہیں۔ پروفیسر میکس مولر نے جو ساین اچاریہ کی تفسیر رگ وید شائع کی تھی اوس میں کاتیاین کی سروانوکرم کا انگریزی خلاصہ بطور ضمیمہ کے آخر میں دیدیا ہے۔ شونک رشی کی سروانوکرمنی کے علاوہ برہد دیوتا۔ رگ وید پرتی شاکھیہ۔ اور رگ ودھان بھی مشہور ہیں۔ برہد دیوتا کا انگریزی ترجمہ پروفیسر اے۔ اے۔ مکڈانل نے کیا ہے۔ جو ہارورڈ سلسلہ کی چھٹی جلد میں شائع ہوا ہے۔ پرتی شاکھیہ کا انگریزی ترجمہ الہ آباد کے مہا مہوپادھیا ڈاکٹر گنگا ناتھ جھا کر رہے ہیں۔

اوریجنل سنسکرت ٹکسٹس Original Sanskrit Texts.

یہ اعلیٰ درجہ کی کتاب ڈاکٹر جے میور صاحب کی تصنیف ہے۔ اس کی پانچ جلدوں میں مختلف مضامین پر سنسکرت کتابوں خصوصاً ویدوں اور علی الخصوص رگ وید کی عبارتیں پہلے سنسکرت زبان میں رومن حرفوں میں دی ہیں اور پھر انکا انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے۔

اس کتاب کی پہلی جلد میں کائنات کے آغاز اور ذات پات کے امتیازات کا ذکر ہے۔ دوسری جلد میں سنسکرت زبان کی تحقیق اور ویدوں کے جغرافیہ وغیرہ کا بیان ہے۔ تیسری جلد میں ویدوں کی حقیقت اور اصلیت اور ان کے متعلق مختلف طبقہ کے ہندو بزرگوں کا خیال اور رشیوں وغیرہ کا ذکر ہے۔

چوتھی جلد میں پہلے وید کے ان دیوتاؤں کا ذکر ہے۔ جن کی تعریف میں ویدک رشی توحید کے قریب تک پہنچ گئے ہیں۔ یعنی برہما۔ وشوکرمن (یعنی ہمہ کارکن) ہرنیہ گربھ (یعنی شکم زریا مخزن نور) اور پرجاپتی (یعنی رب الخلائق) کا ذکر ہے۔ پھر ایک فصل میں وشنو (یا بشن) دیوتا کا بیان ہے۔ اور آخر میں رودر دیوتا یعنی مہا دیو کا اور نیز امبکا دیبی کا ذکر ہے۔ پانچویں جلد میں عام ویدک دیوتاؤں یعنی اندر۔ اگنی سوم۔ مترا۔ ورون۔ مروت۔ پوشن۔ اشوین۔ اوشا۔ یم وغیرہ وغیرہ کا تذکرہ ہے۔ یہ پانچویں جلد ایک اعتبار سے رگ وید کا خلاصہ ہے۔

ویدک گاڈس Vedic Gods.

مصنفہ ڈاکٹر ریلے صاحب جو ۱۹۳۱ء میں چھپی ہے ویدک دیوتاؤں کے بیان میں یہ تازہ ترین کتاب ہے اس کتاب میں ڈاکٹر صاحب نے یہ نئی تھیوری پیش کی ہے کہ ویدک دنیا درحقیقت انسانی جسم ہی ہے اور ویدک دیوتا ہمارے جسم کے اندرونی اعضاء اور اعصاب ہیں۔ جن اصحاب کو اس نئی دریافت سے دلچسپی ہو وہ کتاب کو مصنف صاحب ڈاکٹر V. G. Rele سے پریکھ اسٹریٹ گرگام بمبئی کے پتہ سے طلب فرمائیں۔

(باقی آئندہ)

حق پرکاش۔ بجواب ستیارتھ پرکاش۔ قیمت ۱۲ر۔ منیجر

ahmadimuslim.de

حمائت فی الاسلام اور فرائض علماء کرام

(قسط نمبر ۲)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ حمیت اسلام کی ایک شاندار مثال ہے۔ جب خلیفہ ثالث کی محصوری مجبوری کے درجہ کو پہنچ گئی اور محاصرین کسی طرح راہ پر نہ آئے تو مغیرہ بن شعبہ حضرت عثمان کے پاس آئے اور کہا کہ آپ حق پر ہیں اور مخالفین خلاف پر ہیں۔ مسلمانوں کا جرار لشکر آپ کے زیر فرمان ہے۔ حکم دیجئے کہ یہ لوگ بہ جبر مدینہ سے نکال دئیے جائیں۔ تو جواب میں فرمایا کہ مغیرہ یہ سب سچ ہے لیکن عثمان اپنے نام پر بدنامی کا داغ نہیں لگائیگا کہ عثمان پہلا وہ شخص ہے جس نے امت محمدیہ کا خون مدینۃ النبی میں بہایا۔ چنانچہ اخیر تک صبر و سکون کے ساتھ دولت خانہ میں بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ اعداء نے عین تلاوت کلام پاک کی حالت میں سر کاٹ دیا۔ اناللہ! برادران! اسلام کے معنے ہیں سر نہادن۔ کیا سر نہادن کی مثال اس سے بڑھ کر کوئی ہو سکتی ہے

حضرت شیر خدا کے نام کے ساتھ جو جملہ دعائیہ مخصوص ہے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہے۔ آپ نے سنا کہ اس پاک چہرہ پر کیا گزری۔ وہ کے خون سے رنگین ہوا۔ جو پیشانی سجدہ اخلاص کے اثر سے پُر نور تھی وہ خنجر کی نذر ہوئی۔ ان اللہ!

اب باغ رسالت کے نونہالوں کو لیجئے۔ حضرت امام حسن نے جب دیکھا کہ جب سرگروہوں کے اختلاف سے امت رسول تباہ ہوئی جاتی ہے تو آپ دعوے خلافت سے برضاء و خوشی دست بردار ہو گئے۔ کیا کوئی ایسی مثال کسی قوم و ملت کی تاریخ میں ہے۔ وہ کونسا مسلمان ہے جس کے دل میں واقعہ کربلا کا عبرت خیز مرقع نقش نہ ہو وہ کیوں ظہور میں آیا۔ صرف اس لئے کہ رسالت کے نور نظر نے اس ہاتھ میں ہاتھ دینا گوارا نہیں فرمایا جو پابندئیے اسلام سے دستبردار ہو رہا تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ خلافت راشدہ کا دور ختم ہوا تو خدمت خلافت کے دو حصے ہو گئے۔ ملکداری خلفاء کے حصہ میں گئی اور حفاظت ملت علماء کرام کا منصب ٹھیرا۔ پس خلافت راشدہ کے بعد اصلی حمائت اسلام طبقہ علماء میں تلاش کرنی چاہئے۔

اس عہد کے علماء کو مختلف مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جبار اور خونریز خلفاء کو جو نشہ حکومت میں سرشار ہو رہے تھے قابو میں رکھنا اور ان کو یہ سمجھانا تھا کہ ان کی مرضی قانون و آئین نہیں بن سکتی ان کو بھی احکم الحاکمین کے حکم کی تعمیل کرنی چاہئے اور قانون اسلام ان پر بھی ایسا ہی نافذ ہے جیسا کہ ایک بیکس بڑھیا پر۔ یہ سچ ہے کہ علماء کرام ان بے پناہ قوتوں کو کماحقہ قابو میں نہیں رکھ سکتے۔ تاہم وہ ادائے فرض سے کبھی قاصر نہیں رہے۔ ان علماء کی جرأت کا اندازہ اس پر اس عہدہ میں نہ کر سکتے ہیں۔ ہم ساکنان ہندوستان سمجھ ہی نہیں سکتے کہ قہرادر مطلق العنانی کیسی مہیب بلا ہے۔ جو سلطنتیں اس عہدہ میں جابر ہیں وہ بھی حجاج و منصور کی جبروت و قہاری کی جھلک ایک نہیں دکھا سکیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے حجاج کو اس کے ظلم اور بے باکی پر علانیہ حرم مکہ میں برسر منبر امامت کی اور اس کے صلہ میں زہر آلود برچھی کا زخم لیکر جنت کو سدھارے۔ حضرت سعید ابن جبیر نے قتل کے وقت جو گفتگو حجاج سے کی وہ کتب تواریخ میں محفوظ ہے۔ اسکو پڑھو اور دیکھو کہ ان کی قلب کی طمانیت کے سامنے حجاج جیسے بے رحم سفاک کا رعب اور جبروت ہیچ تھا۔ امام اعمش کے پاس ہشام خلیفہ دمشق نے شقہ بھیجا کہ عثمان کی خوبیاں اور علی کی برائیاں لکھ کر بھیج دو۔ امام ممدوح نے شقہ کو چاک کر کے قاصد کے سامنے بکری کو کھلا دیا اور جواب میں یہ مضمون لکھ کر بھیج دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اے امیر المؤمنین! اگر عثمان میں جہان کی خوبیاں تھیں تو تجھ کو مفید نہیں اور اگر علی میں دنیا بھر کی برائیاں تھیں تو تجھ کو مضر نہیں لہذا تجھ کو خود اپنے نفس کی فکر کرنی چاہئے۔ زیادہ والسلام۔

ایک بار امام مالک اور امام ابن طاؤس سے خلیفہ منصور کے حضور میں تشریف رکھتے تھے۔ خلیفہ نے ابن طاؤس سے کہا کہ کوئی حدیث اپنے والد کی روایت کردہ سناؤ تو انہوں نے حدیث انتخاب کر کے سنائی حدثنی ان اشد الناس عذابا یوم القیامۃ رجل اشرکہ اللہ تعالیٰ فی سلطانیۃ فادخل علیہ الجور۔ یعنی میرے والد نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی کہ قیامت کے دن سب سے بڑھ کر عذاب اس شخص کو ہوگا جس کو خدا اپنی حکومت میں شریک فرمائے اور وہ ظلم پر کمر باندھ لے۔

اللہ اکبر! منصور جیسے قہار فرمانروا کے سامنے اور یہ جرأت۔ امام مالک کو یقین ہو گیا کہ اب ابن طاؤس کا سر اڑتا ہے۔ انہوں نے خون کی چھینٹوں سے بچنے کو اپنے دامن سمیٹ لئے۔ خلیفہ فرط غضب سے مبہوت ہو گیا۔ لیکن ابن طاؤس کے قلب پر اس سارے سین کا کچھ بھی اثر نہ ہوا اور وہ باطمینان بیٹھے رہے خلیفہ نے دیر کے بعد طبیعت کو قابو میں کر کے ایک اور سوال کیا۔ جس کے جواب میں پہلے سے بھی زیادہ جرأت انہوں نے دکھائی۔ آخر منصور نے جھنجلا کر کہا تو تم دونوں میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ ابن طاؤس نے کہا ذالك ما كنا نبغی۔ یعنی ہم یہی چاہتے تھے اور یہ کہہ کر چلے آئے۔

مقتدائے آفاق ائمہ اربعہ میں سے صرف ایک امام شافعی ایسے تھے جو جسمانی سزا سے محفوظ رہے۔ ورنہ اور سب کو دروں سے سابقہ پڑا۔ امام اعظم کو دروں کے ساتھ جیلخانہ ہی جانا پڑا۔ امام اوزاعی نے برسر دربار خلیفہ سفاح کے چچا ابن علی والئ شام کو بنی امیہ کے قتل پر ملامت کی اور کہا کہ ان کا قتل کرنا خلاف دیانت ہے۔ حضرت سفیان ثوری نے خلیفہ مہدی کو بیت المال کا روپیہ فضول اڑانے پر سرزنش کی۔ ابن خطیب رومی نے سلیم جیسے مہیب سلطان کے روبرو صاف

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ۸۳ } (۱) جب حافظ عبداللہ فوت ہو گئے تو ان کے دو لڑکے حافظ محمد الدین و محمد سلیم اور ایک لڑکی بختاور زندہ تھے۔ (۲) پھر محمد سلیم فوت ہو گیا تو اس کا ایک لڑکا محمد یعقوب اور ایک لڑکی اللہ رکھی رہ گئے۔ (۳) پھر حافظ محمد الدین فوت ہو گیا تو اس کی بیوہ ہندہ اور دو لڑکیاں غلام فاطمہ اور بی بی اور ایک بہن بختاور زندہ رہے۔ (۴) پھر حافظ محمد الدین کی بیوہ ہندہ فوت ہو گئی تو اس کے بعد غلام فاطمہ اور بی بی رہی (۵) پھر بی بی فوت ہو گئی تو اس کے بعد اسکی ہمشیرہ فاطمہ و بی بی کا خاوند عمر الدین رہ گئے۔ ان کے حصص شرعی کس طرح تقسیم ہونگے؟ (ایک سائل)

ج ۸۳ } صورت مسئولہ میں تقسیم اس طرح ہوگی۔
۵ / ۱۵ / ۱۸۰ / ۳۶۰

المسئلہ — حافظ محمد عبداللہ

ابن حافظ محمد دین	ابن محمد سلیم	بنت بختاور
۲	۲	۱ — ۳۶ — ۷۲

المسئلہ ۳ — مصہ ۲ محمد سلیم

ابن محمد یعقوب	بنت اللہ رکھی
۲ — ۴۸ — ۹۶	۱ — ۲۴ — ۴۸

المسئلہ ۲۴ — مصہ ۹ حافظ محمد دین

زوجہ ہندہ	بنت غلام فاطمہ	بنت بی بی	اخت بختاور
۳ — ۹ — ۱۸	۸ — ۲۴ — ۴۸	۸ — ۲۴	۵ — ۱۵ — ۳۰

المسئلہ ۲ — مصہ ۲۴ بی بی

خاوند عمر الدین	اخت غلام فاطمہ
۱ — ۲۴	۱ — ۲۴

الاحیاء — ۳۶۰ منہم

بختاور	محمد یعقوب	اللہ رکھی	ہندہ	غلام فاطمہ	عمر دین
۱۰۲	۹۶	۴۸	۱۸	۷۲	۲۴

کل حصص تین سو ساٹھ میں سے ۱۰۲ بختاور کو۔ ۹۶ محمد یعقوب کو ۴۸ اللہ رکھی کو ۱۸ ہندہ کو ۷۲ غلام فاطمہ کو ۲۴ عمر دین کو ملیں گے۔ اللہ اعلم وعلمہ اتم! (۸، داخل غربیۃ)

س ۸۴ } ڈاک خانہ کے کیش سرٹیفکیٹ خریدنے جائز ہیں یا نہیں؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۸۴ } کیش سرٹیفکیٹ خریدنا گویا سودی قرضہ دینا ہے۔ اس لئے جائز نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۸۵ } امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں جو احادیث ہیں وہ کس پایہ کی ہیں۔ یعنی صحیح ہیں یا ضعیف؟ (سائل محمد حسن خریدار اہلحدیث ۸۷۸۴)

ج ۸۵ } بعض ضعیف ہیں۔ بعض کو علماء نے صحیح بھی کہا ہے۔ مگر مؤرخ ابن خلدون سب کو ضعیف کہتا ہے۔ واللہ اعلم!

س ۸۶ } بعد نماز مکتوبہ جبکہ امام دعا مانگتا ہے۔ مقتدی بھی امام کی دعا میں شریک ہو کر آمین کہہ سکتا ہے یا نہیں۔ بصورت اثبات کیا دلیل ہے؟ (راقم عبدالعزیز از معسکر بنگلور)

ج ۸۶ } نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بعض روایات میں ثابت ہے۔ تفسیر ابن کثیر میں روایت ہے کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدہ بعد ما سلم وھو مستقبل القبلۃ فقال اللھم خلص الولید الخ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر کر قبلہ رخ ہو کر دعا مانگی اور دعا کے ساتھ مل کر آمین کہنا چونکہ شرعاً ثابت ہے اس لئے دعا میں مقتدی شریک ہو کر آمین کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ اصولاً ثابت شدہ امر عام رکھنا چاہئے۔ اللہ اعلم!

س ۸۷ } کیا عورت اذان پڑھ سکتی ہے یا نہیں اور کیا عورت مرد کی طرح سجدہ کرے یا اس کی اور صورت ہے۔ (ایک خریدار اخبار اہلحدیث)

ج ۸۷ } حدیث شریف میں آیا ہے المرأۃ کلھا عورۃ۔ عورت تمام کی تمام پردہ میں رہنی چاہئے اسلئے اسکی آواز بھی باہر نہ جانی چاہئے۔ اللہ اعلم!

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲

صاف صاف اس موقع پر رائے سلطانی کی غلطی ظاہر کی۔ جب سلطان نے ملازمین خزانہ کی ایک جماعت کے قتل کا حکم دیدیا اور یہاں تک بحث کی کہ سلطان کو اپنا حکم ترمیم کرنا پڑا۔ ایسی ہزاروں مثالیں معتبر تاریخوں میں بھری پڑی ہیں۔ افسوس کہ جس قدر زمانہ کا امتداد ہوتا گیا یہ صفت کم ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ ندرت کی تاریکی میں معدوم ہو گئی۔ علماء سلف کی آزادی رائے کا اصلی راز یہ تھا کہ وہ اپنے نفس سے سب سے اول محاسبہ کرتے تھے۔ قانون اسلام کے ماتحت جس قدر سارے عالم کو سمجھتے تھے اس سے بڑھ کر اپنی ذات کو جانتے تھے اور اس امر کی کوشش بجان و دل فرماتے تھے کہ اپنا حساب وکتاب اپنے رب کے سامنے پاک وصاف رکھیں۔ اسی صفائی معاملہ کا اثر تھا کہ وہ بزرگ بول اٹھتے تھے کہ ہم مرنے کے لئے اسی وقت تیار ہیں اور اس طرح اس کسوٹی پر ٹھیک اترتے تھے جو صفائی معاملہ کے واسطے مقرر ہے۔ فتمنوا الموت ان کنتم صٰدقین۔ خدا کے بندے ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔

جلسہ اہل حدیث سرہند

انجمن اہل حدیث سرہند کا جلسہ ۲۴-۲۵-۲۶ مارچ ۱۹۳۹ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار مسجد اہل حدیث سدھنے والی میں منعقد ہوگا۔ پنجاب کے اکابر علماء کرام تشریف لائینگے۔ طعام وقیام کا انتظام ہذا انجمن ہوگا۔ حسب ضرورت بستر ہمراہ لادیں۔

(صوفی محمد حسن ناظم جلسہ ہذا)

تائید گول میز کانفرنس

اخبار اہلحدیث میں گول میز کانفرنس کی تجویز پڑھ کر خوشی ہوئی۔ اراکین انجمن کے اجلاس خصوصی نے پاس کیا کہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے جلسہ پر گول میز کانفرنس کو نہایت شاندار طریق سے کامیاب بنایا جائے اور جماعتی تفرق کو دور کیا جائے۔ (ایم عبداللہ ناظم تبلیغ الاسلام فتحگڑھ ملحق الجمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب)

فتاویٰ ثنائیہ۔ نصف قیمت پر۔ ہر سوال کا جواب (۳۴۵) قرآن اور حدیث کی روشنی میں۔ قیمت ۵ (ایجنٹ)

متفرقات

حساب دوستاں مندرجہ ذیل خریداران "اہلحدیث" کی قیمت اخبار یا میعاد مہلت ماہ مارچ میں ختم ہوجائیگی۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ حضرات حسب دستور سابق آیندہ بھی اہلحدیث سے اپنا تعلق وابستہ رکھنا چاہتے ہیں تو ازراہ عنایت اعلان ہذا سے مطلع ہوتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ بصورت دیگر مہربانی کرکے دفتر میں اطلاع بھیجدیں۔ اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے آیندہ اہلحدیث کی خریداری منظور نہ ہو تو بھی اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ بعد انتظار

۳۱۔ مارچ کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

مہلت یافتگان مکرر مہلت طلب کرنے کی بجائے قیمت اخبار ہی ارسال کریں۔ ورنہ اخبار بند کرنا پڑیگا۔

۸۸ - ۱۰۵ - ۲۸۵ - ۵۵۶ - ۷۱۰ -
۱۳۲۵ - ۲۲۴۱ - ۲۴۸۰ - ۲۶۹۹ -
۳۰۹۱ - ۴۳۵۱ - ۴۹۲۳ - ۵۴۴۶ -
۵۶۱۱ - ۶۱۲۷ - ۶۳۸۱ - ۶۴۲۰ - ۶۴۷۲
۷۲۶۶ - ۷۳۲۳ - ۷۳۲۹ - ۷۴۴۲ -
۸۰۷۵ - ۸۳۵۲ - ۸۳۹۶ - ۸۵۳۱ -
۸۷۳۵ - ۹۲۴۳ - ۹۴۲۹ - ۹۴۵۷ -
۹۴۵۸ - ۹۶۸۰ - ۹۸۳۰ - ۹۸۹۳ -
۹۹۲۸ - ۱۰۰۶۲ ——— ۱۰۳۵۱ -
۱۰۳۸۸ - ۱۰۴۰۹ - ۱۰۴۵۰ - ۱۰۴۵۳ -
۱۰۵۲۱ - ۱۰۵۲۳ - ۱۰۵۲۶ - ۱۰۵۳۰ -
۱۰۵۸۳ - ۱۰۵۸۹ - ۱۰۸۸۹ - ۱۰۹۱۳ -
۱۱۰۱۷ - ۱۱۱۱۲ - ۱۱۱۳۲ - ۱۱۱۳۶ - ۱۱۱۳۷
۱۱۱۴۰ - ۱۱۱۵۹ - ۱۱۲۴۵ - ۱۱۳۱۲ -
۱۱۳۴۶ - ۱۱۳۶۴ - ۱۱۳۷۵ - ۱۱۴۷۷ -
۱۱۴۹۹ - ۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۵۴ - ۱۱۶۳۵ -
۱۱۸۰۴ - ۱۱۸۲۳ - ۱۱۸۳۵ - ۱۱۸۵۵ -
۱۱۸۶۶ - ۱۱۸۹۷ - ۱۱۹۰۴ - ۱۱۹۱۱ -
۱۱۹۷۰ - ۱۱۹۹۱ - ۱۲۰۱۶ - ۱۲۰۷۴ -
۱۲۱۳۳ - ۱۲۱۶۴ - ۱۲۱۷۰ - ۱۲۲۳۴ -
۱۲۲۳۸ - ۱۲۲۴۱ - ۱۲۳۰۱ - ۱۲۳۱۳ -
۱۲۳۱۶ - ۱۲۳۱۸ - ۱۲۳۲۱ - ۱۲۳۴۲
۱۲۳۴۵ - ۱۲۳۵۰ - ۱۲۳۵۲ - ۱۲۳۵۳
۱۲۳۵۶ - ۱۲۳۷۱ - ۱۲۳۸۴ - ۱۲۴۱۹ -
۱۲۴۲۵ - ۱۲۴۳۴ - ۱۲۴۳۶ -

غریب فنڈ مندرجہ ذیل خریداروں کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری تھا۔ ماہ مارچ میں ان کی میعاد خریداری ختم ہوجائیگی۔ چونکہ سائلین کی پہلے سے ہی کثرت ہے اور فنڈ میں کوئی رقم نہیں آتی۔ اس لئے نئے داخلے تا اطلاع ثانی بند رہیں گے۔ جو صاحب بھیجیں گے واپس کردئیے جائیں گے۔

۶۲۳۹ - ۹۴۷۵ - ۱۰۱۹۱ - ۱۰۵۵۳ -
۱۰۸۹۲ - ۱۱۶۲۴ - ۱۱۶۳۳ - ۱۱۸۱۱ - ۱۲۳۴۴ -
۱۲۳۴۵ - ۱۲۳۸۵ -

اعتصام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت پر عالمانہ رنگ میں مولوی حافظ محمد علی صاحب کاندھلوی مقیم سیالکوٹ نے ایک رسالہ لکھا ہے۔ جس میں آیہ کریمہ انما انا بشر کی معقول تشریح کی ہے۔ قیمت مرقوم نہیں۔
ملنے کا پتہ۔ منصرم دفتر تفسیر معارف ربانی رنگ پورہ شہر سیالکوٹ

ہفتہ وار دور جدید لاہور جو سیاسی، ادبی اور علمی معلومات کا دلچسپ ہفتہ وار اخبار ہے۔ قیمت سالانہ پانچروپیہ (صہ) سائز $\frac{20\times30}{4}$ ضخامت ۱۶ صفحات۔ پتہ:۔ مینیجر دور جدید لائن سبحان خان۔ اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور۔

تفسیر سورہ ق مولانا شاہ عین الحق صاحب مرحوم پھلواروی نے سورہ ہذا کی تفسیر نہایت عالمانہ رنگ میں فرمائی تھی۔ جو پہلے ایک بار چھپکر نایاب ہوگئی تھی۔ اب مؤلف ممدوح کے فرزند مولوی شاہ احمد حبیب صاحب ندوی نے مکرر طبع کرائی ہے جو $\frac{20\times30}{16}$ سائز کے ۵۰ صفحات پر ختم ہے۔ قیمت ۳/ پتہ۔ مولوی سید شاہ احمد حبیب ندوی پھلواروی پٹنہ (بہار)

یاد رفتگان شیخ عبدالسلام صاحب نومسلم جو ہماری مسجد کے مؤذن اور پرہیزگار مسلمان تھے انتقال کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
(محمد ابراہیم خان بھوجپور ضلع بستی)

(۲) مولوی محمد موسیٰ صاحب ساکن ہرنج تحصیل فاضلکا ضلع فیروزپور جو ہمارے گاؤں کے متبع سنت عالم تھے فوت ہوگئے۔ نیز (۳) حافظ نور احمد صاحب ساکن علی کا ضلع حصار بھی فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
(زکریا طالب علم از رتہ کھیڑا)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم

مضامین آمدہ شیخ دین محمد صاحب ۲ عدد۔ مولوی عبدالرحیم صاحب ۴ عدد۔ عبدالکریم صاحب۔ ایم مقصود حسن صاحب۔ ڈاکٹر محمد فرید صاحب۔ عبداللہ صاحب۔ محمد عاشق صاحب۔

غیر مقبولہ مرثیہ مولوی محمد یوسف صاحب۔ غیر مقدم اوروں کو نصیحت اور خود را نصیحت۔

اہل حدیث گول میز کانفرنس کے لئے چند اصحاب نے اپنی اپنی آراء سے مطلع فرمایا ہے۔ باقی اصحاب بھی جلد اطلاع دیں۔

نمبر خریداری نہیں لکھتے بارہا خریداروں کو اطلاع دی گئی ہے کہ خط وکتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں مگر افسوس ہے کہ بعض احباب پھر بھی توجہ نہیں فرماتے۔

تبدیلی پتہ کی اطلاع جلد بھیجنی چاہئے تاکہ دفتر کو ڈبل پرچہ نہ بھیجنا پڑے۔ پتہ خوشخط حروف میں لکھا کریں۔

تبلیغی رسائل پیر جماعت علیشاہ کی امارت کی ابتدا اور انتہا۔ (۲) نور توحید۔ (۳) مباحثہ تقلید شخصی۔ کیلئے فی رسالہ /۱ برائے محصول ڈاک وامداد اشاعت فنڈ بھیجکر جلد طلب کرلیں۔ پتہ۔ مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

نامہ نگار حضرات مضامین خوشخط کاغذ کے ایک طرف لکھ کر بھیجا کریں۔ (مینیجر اہلحدیث)

بزرگوں کی دنیا۔ مصنفہ پیر جون فقیروں اور صوفیوں (۳۴۶) کے حالات۔ قیمت ۲ روپیہ۔ ملنے کا پتہ [illegible]

ملکی مطلع

سید کاظمی کا خلع بل پاس ہو گیا

جب سے پنجاب ہائی کورٹ میں یہ امر فیصل ہوا ہے کہ جو عورت مرتد ہو جائے اس کا نکاح مسلم خاوند سے فسخ ہو جاتا ہے۔ مرتد ہونے کی تحقیق کرنے کرانے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ جسٹس کنور دلیپ سنگھ کے فیصلے میں یہ الفاظ بصراحت لکھے ہیں کہ عورت کا اتنا کہنا کہ میں نے اسلام چھوڑ دیا ہے کافی ہے۔ اس کی اصل حقیقت معلوم کرنے کی ضرورت نہیں۔

اس فیصلے کا اثر ملک میں یہ ہوا کہ ارتداد کا دروازہ کھل گیا۔ اس امر میں تو کوئی جبر نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص اپنے حسب منشا مذہب اختیار کرے۔ کوئی عورت مسیحی مذہب یا آریہ دھرم کو دل سے اپنی نجات کا ذریعہ سمجھ کر قبول کرتی ہے تو اسے اختیار ہے لیکن بناوٹ اور جعلسازی کسی مذہب میں جائز نہیں۔ اس بناوٹ نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ امرتسر وغیرہ بلاد پنجاب میں بعض آوارہ مزاج عیسائیوں نے جو علم کے لحاظ سے پادری بھی نہیں۔ ایک پارٹی بنائی ہوئی ہے جو قبول مسیحیت کے جعلی سارٹیفکیٹ عورتوں کو دیدیتی ہے اور وہ عدالت میں پیش کر دئیے جاتے ہیں۔ جسکے نتیجہ میں عدالت عورت کو اس کے خاوند سے علیحدہ کر دیتی ہے۔

ہمارے شہر امرتسر میں ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں کہ مسلم منکوحہ عورت کو مسیحی مذہب کی کوئی خبر نہیں بلکہ وہ گھر میں باقاعدہ نماز روزہ ادا کرتی ہے مگر عدالت میں ایسے لوگوں کا سارٹیفکیٹ پیش ہو کر فسخ نکاح کا موجب ہوا ہے۔ اس قسم کے واقعات بڑی کثرت سے ظہور پذیر ہوئے ہیں یعنی ہر ضلع میں ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ علماء اس حقیقت کے کہ اکثر حالتوں میں ارتداد محض جعلی ہوتا تھا۔ ہمسعود اسلام کو عرصہ سے یہ فکر دامنگیر تھی کہ اس بڑھتی ہوئی رو کو کس طرح روکا جائے۔

اس میں شک نہیں کہ اس خرابی کی وجہ بعض دفعہ عورت کی طرف سے اور اکثر مرد کی طرف سے ظاہر ہوئی ہے۔ علماء تو خاموش رہے اس لئے کہ وہ کچھ کر ہی نہ سکتے تھے البتہ مرکزی اسمبلی کے بعض مسلم ممبروں کو اس پر توجہ ہوئی۔ انہوں نے مرکزی اسمبلی میں اس کے انسداد کے لئے ایک بل پیش کر دیا۔ آخر مدت دراز کے بعد اس کے پاس ہونے کی خبر آگئی۔

اس بل کا کچھ حصہ تو خلع کے متعلق ہے اور کچھ ارتداد کی وجہ سے عدم فسخ نکاح کے متعلق ہے۔ چونکہ اس بل کی پاس شدہ صورت اخبارات میں ہماری نظر سے نہیں گذری۔ اس لئے اس کی پاس شدہ دفعات معلوم کرنے کے لئے ہم نے سید صاحب موصوف کو بذریعہ چٹھی استفسار کیا ہے۔ ان کا جواب آنے پر ہم اس بل پر مزید روشنی ڈالیں گے۔

فلسطین گول میز کانفرنس

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ

عام اخبارات خصوصاً مسلم اخبارات فلسطین گول میز کانفرنس کی کامیابی کے بارے میں ناامیدی کا اظہار کر رہے ہیں۔ مگر "اہلحدیث" بحکم آیت موصوفہ ناامید نہیں ہے۔ گو اس کانفرنس کی رفتار بظاہر ٹیڑھی ہے لیکن ہندوستانی گول میز کانفرنس کے برخلاف نہیں بلکہ اسی کے مشابہ ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے "اہلحدیث" کی کسی گذشتہ اشاعت میں لکھا تھا کہ خاص انگریزی حکومت کا نہیں بلکہ ہر ایک حکومت کا یہی طریقہ ہے کہ وہ کسی امر کا فیصلہ کرنے سے پہلے اسکے جملہ مراحل ذہن میں رکھ لیتی ہے چنانچہ ہندوستانی گول میز کانفرنس میں بھی یہی ہوتا رہا۔ آخر تیسری گول میز کانفرنس میں جاکر فیصلہ ہوا۔ اگرچہ وہ فیصلہ بھی ہندوستانیوں کو مکمل طور پر منظور نہیں کیا۔ اب سنا جاتا ہے کہ پھر ہندوستانیوں کا دور شروع ہونے والا ہے۔

اعراب فلسطین انگریزوں کو جانتے ہیں اور انگریز ان کو پہچانتے ہیں۔ اس قسم کی کانفرنسوں کی ایک مثال ہم ناظرین کو سنانا چاہتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ لکھنؤ کے اسٹیشن پر چاقو وغیرہ فروخت کرنے والے کھڑے ہیں۔ ان سے پوچھو کیا دام لیگا؟ جواب دیتے ہیں حضور! ایک روپیہ۔ سمجھدار خریدار جانتا ہے کہ اصل قیمت کیا ہے اور زیادتی کتنی ہے۔ وہ اس زیادتی کے لحاظ سے تنزل کر کے چار آنے قیمت لگاتا ہے۔ دونوں فریق چیز کی اصل قیمت جانتے ہیں۔ مگر جھگڑے میں اتنا وقت لگاتے ہیں کہ گاڑی چل پڑتی ہے اور مسافر گاڑی میں بیٹھ جاتا ہے۔ آخر سات آٹھ آنے میں سودا ہو جاتا ہے۔ یہی مثال آج کل گول میز کانفرنسوں پر صادق آتی ہے۔ رعایا کی طرف کا مطالبہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور حکومت کی طرف سے عطیہ بہت کم۔ چونکہ دونوں ایک دوسرے کے مزاج شناس ہوتے ہیں۔ اس لئے آخر کسی نہ کسی مرتبے پر سودا طے ہو جاتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اہل فلسطین کے حق میں خدا انجام بخیر کرے۔

جمعیۃ علمائے ہند کا اجلاس دہلی میں

جمعیۃ العلماء کا ضابطہ ہے کہ مجلس منتظمہ اور مجلس عاملہ میں علماء کی اکثریت ہونی چاہئے۔ لیکن علماء اگر غفلت کریں تو اس کے ذمہ وار وہی ہیں۔ ہم نے پہلے بھی دیکھا اور اب دیکھتے ہیں کہ جمعیۃ علمائے ہند کی شاخیں صوبہ وار قائم ہوتی ہیں لیکن جوانی سے پہلے شیر خوارگی ہی میں ختم ہو جاتی ہیں۔ ہم شرمندہ ہیں کہ پنجاب اس بارے میں خاص امتیاز رکھتا ہے چنانچہ پنجاب میں کئی دفعہ صوبائی جمعیۃ العلماء قائم ہوئی مگر اس نے ذرہ بھی حرکت نہ کی۔ یہاں تک کہ امیر شریعت بھی بنائے گئے اور امیر ملت بھی تجویز

ahmadimuslim.de

لیکن آخر کیا ہوا۔ ع اگر گوئم زباں سوزد۔

گذشتہ ناکامیوں کے تجربہ سے ہم نے سمجھا تھا کہ اگر اس دفعہ پنجاب میں جمعیۃ العلماء قائم ہوئی تو ضرور کامیاب ہوگی۔ آخر ہمارے صوبہ میں نئے سرے سے جمعیۃ العلماء قائم ہوئی۔ جس کے صدر اور ناظم بھی مقرر ہوئے (عہدیداروں کے نام ظاہر کرنے میں خطرہ ہے کہ گلہ ہوگا) مگر افسوس ہے کہ یہ جدید جمعیۃ ایک قدم بھی نہ چل سکی۔

اب جبکہ جمعیۃ علمائے ہند کے اجلاس کا موقع آیا تو اس کا فرض تھا کہ ایک اجلاس منعقد کرکے اپنے نمائندے دہلی میں بھیجتی۔ لیکن جہاں تک ہمیں معلوم ہے وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔ گویا اس کا وجود ہی نہیں ہے۔ نہ کسی امیر نے حکم جاری کیا نہ کسی مامور نے سنا۔ حقیقت میں ہمارے تنزل وضعف کا بڑا سبب یہی ہے کہ ہماری جماعتوں کے ذی اثر افراد ذمہ داری کے عہدوں پر فائز تو ہو جاتے ہیں مگر کام نہیں چلاتے۔ یہ غفلت اور سستی عموماً مذہبی مجالس میں پائی جاتی ہے

ملکی مجالس کے ارکان اور عہدیدار تو بڑے سرگرم عمل نظر آتے ہیں۔ کانگرس کو دیکھئے اور انجمن حمایت اسلام لاہور کو دیکھئے۔ ایک سے ایک بڑھ کر کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ مگر مذہبی مجالس کے ارکان اور اعیان بالعموم سست نظر آتے ہیں۔ کہنے کو تو ہم لوگ مساجد کے منبروں پر اور مجالس وعظ میں دنیاداروں کی مذمت کرتے ہیں۔ لیکن جب کام کا وقت آتا ہے تو یہی دنیادار ہم سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔

ان واقعات کو ملحوظ رکھ کر ہمیں امیر خسرو مرحوم کے اس شعر کی تصدیق کرنے میں کوئی عذر نہیں ہے۔ ؎

خسروا در عشق بازی کم ز ہندو زن مباش
کاں برائے مردہ سوزد زندہ جانِ خویش را

جمعیۃ علمائے ہند کا گیارھواں سالانہ اجلاس بتواریخ ۳۔۴۔۵ مارچ ۱۹۳۹ء دہلی میں ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ انجام بخیر کرے ؎

ہندوستان میں صنعتی تحقیقات

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

انڈسٹریل ریسرچ کونسل کی سفارش پر حکومت ہند نے مختلف مالیت کے آٹھ انعامات ایسے مضامین کے لئے دینے منظور کئے ہیں جو کسی اہم صنعتی تحقیقات سے تعلق رکھتے ہوں۔ پہلا انعام ایک ہزار روپیہ کا ہے۔ مزید برآں دو انعام پانچ پانچ سو روپیہ کے۔ دو انعام ڈھائی ڈھائی سو روپیہ کے اور تین انعام ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ کے ہیں۔ مقابلہ کی شرائط اور داخلہ کے فارم کی تفاصیل درخواست کرنے پر صاحب ڈائرکٹر انڈسٹریل ریسرچ بیورو۔ امپیریل سیکرٹریٹ نئی دہلی سے مفت حاصل کی جا سکتی ہیں۔ مقابلہ کے لئے درخواستیں صرف سرکاری فارموں پر ہونی چاہئیں جو مہیا کی جائیں گی۔ مضامین یکم جون ۱۹۳۹ء تک بھیج دینے چاہئیں۔

دکھے دل کی داستان

یعنی

روپڑی نزاع

کے متعلق جملہ واقعات مفصل درج کرکے اخیر میں بہی خواہان جماعت اہل حدیث کی خدمت میں اپیل کی گئی ہے کہ اس رسالہ کو پڑھ کر صحیح رائے قائم کرکے اہل حق کا ساتھ دیکر اس آئے دن کے نزاعات کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیں۔ صرف جوابی کارڈ بغرض محصول ڈاک بھیج کر مفت حاصل کریں۔

پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

داعیان جلسہ کی خدمت میں التماس

برادران اہل حدیث! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ سردیاں چلی گئیں، موسم بدل گیا نئے موسم کے جلسوں کے لئے دعوتی خطوط آنے لگے۔ گذشتہ موسم میں کئی احباب کو جہاں کہ میں جا نہیں پہنچ سکا شکایات رہی۔ وجہ یہ ہوئی کہ لوگ ہمیں بیکار سمجھتے ہیں اور صرف اپنے ہی جلسہ کے مدعو خیال کرتے ہیں لیکن میرے پاس جو متعدد جگہ سے خطوط دعوت آجاتے ہیں اور ان میں سے بعض کی تواریخ ایک ہی وقت میں ہوتی ہیں۔ یا یوں ہوتا ہے کہ اگر ایک دعوت مشرق کی طرف سے ہے تو دوسری مغرب کی جانب سے تو ایسی صورت میں ہر جگہ پہنچ سکنا میری طاقت سے باہر ہے نیز یہ کہ جو علماء نظام میں میرے ساتھ ہیں اگر انہوں نے بھی پیشتر سے کسی جگہ کا وعدہ کر لیا تو ایسی صورت میں مشکل اور طرح کی ہو جاتی ہے۔ لہذا جملہ اصحاب کی خدمت میں جو اس عاجز کو دعوت دینا چاہتے ہوں یا جمعیۃ اہل حدیث پنجاب امرتسر کے نظام کے ماتحت جلسہ کرنا چاہتے ہوں۔ التماس ہے کہ وہ اپنے ہاں کی تواریخ جلسہ مقرر کرکے ایک خط مجھے شہر سیالکوٹ کے پتہ پر لکھیں اور دوسرا امرتسر میں دفتر جمعیۃ اہل حدیث ڈھاب کھٹیکاں، مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی ناظم جمعیۃ کو لکھیں۔ ایسے سب خطوط جناب مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ سردار اہل حدیث کے ملاحظہ سے گزارنے کے بعد جملہ اصحاب کو اطلاع دیجائیگی کہ ہم کہاں کہاں اور کونسی تواریخ پر شامل ہو سکتے ہیں۔ اور ان اصحاب کی مقرر کردہ تواریخ ہمارے نظام و مشاغل کے مناسب کس طرح ہو سکتی ہیں۔ (۲) نظام کو باقاعدہ رکھنے کیلئے یہ آئین نہایت ضروری اور مفید ہے۔ معلوم نہیں باوجود بذریعہ اخبار بار بار جتاتے رہنے کے بعض احباب اس امر کو کیوں نظر انداز کر دیتے ہیں

خصوصی التماس

(۳) ارکان انجمن اہل حدیث سکندرآباد دکن کی خدمت میں خصوصی التماس ہے کہ آپ ایسے نازک وقت میں دعوت دیتے ہیں کہ پنجاب اور یوپی میں کئی جگہ جلسے مقرر ہو چکے ہوتے ہیں۔ پھر یا تو اکیلے سکندرآباد کے لئے بوجہ بعد مسافت سب جگہ کے جلسے چھوڑنے پڑتے ہیں۔ اور بہت سے احباب کو ناراض کرنا پڑتا ہے۔ یا آپ صاحبان کی دل شکنی کا بوجھ اٹھانا پڑتا ہے۔ اس لئے التماس ہے کہ آپ ابھی سے اپنے ہاں مشورہ کرکے مجھے اطلاع دیں تاکہ میں اپنی فرصت کے ایام دیکھ کر سب مقامات کا نظام جہاں تک میری وسعت میں ہے درست رکھ سکوں۔ والسلام!

نوٹ:۔ مجھے خط لکھنے میں لفافہ پر لفظ شہر سیالکوٹ ضرور لکھا کریں۔ ورنہ خط چھاؤنی میں چلا جاتا ہے پھر خبر ...

مومیائی!

معدقہ علمائے اہل حدیث مخبرانہ تجربہ تعارف ادارہ اہلحدیث

علاوہ انہیں رمضان تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی بینریش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جبلی یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عا؎۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

اہالیٔ برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک کے پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کیا جائیگا اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادتیں

جناب محمد شفیع نادر میاں صاحبان مثوائمہ:۔ کئی ماہ کا عرصہ ہوا۔ چار چھٹانک مومیائی آپ کے یہاں سے منگوایا تھا۔ دو آدمیوں کو دیا جن کو نہ کھایا بلکہ استعمال کیا بہت ہی فائدہ بتلایا ہے دوسرا اب کا ہے (۹ دسمبر ۳۸ء)

جناب عبد الستار صاحب بمبئی۔ میں نے آپکے پاس سے تین چھٹانک مومیائی منگایا تھا از حد فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک تاج محمد کے نام ارسال کر دیجئے (۱۹ جنوری ۳۹ء)

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور۔ دو چھٹانک مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے اس سے قبل چند بار مختلف جگہ سے منگوا چکا ہوں بے حد مفید ثابت ہوئی (۶ فروری ۳۹ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ۔ حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر ولی عہد سیکل ایجنسی امرتسر

مژدہ

فلکِ توحید پر ایک نئے درخشندہ ستارے کا طلوع

یعنی یکم محرم الحرام کو
ایک دیہات پنجاب سے صحیح دین اسلام کی نشر و اشاعت کرنے والے

ماہوار جریدہ "الاسلام" کا اجراء

جو

دنیائے مذاہب میں بھٹکنے والوں کا حقیقی رہنما
مریضانِ وہم و عصیان کے لئے نسخۂ شفا
محصوران کفر و الحاد کا واحد مشکل کشا
ائمہ مساجد کا رفیق اور امہات مشرق کا مصلح
علمائے و شعرائے پنجاب کا سب سے پہلا تذکرہ
السنہ شرقیہ اسلامیہ کا مرقع ادب و انشا
غرضیکہ شریعت اسلام کی مکمل انسائیکلوپیڈیا ہوگا۔

چندہ سالانہ عا؎ روپیہ پیشگی بھجوانے والے حضرات سے صرف عہ۔ آج ہی رعایتی چندہ بنام

مینیجر "الاسلام" محبت پور کھیوہ
ضلع گجرات (پنجاب) براہ منڈی بہاؤ الدین

بھجوا کر اپنا نام درج رجسٹر کرا لیجئے گا۔

اطلاعنامہ برائے اظہار وجہ اس امر کے کہ کیوں ڈگری کا اجراء عمل میں نہ آوے

(اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی)

بعدالت جناب چوہدری محمد علی صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ سب جج بہادر درجہ سوئم سرگودہا

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۱۶۵۔ مقدمہ متفرق نمبر ۱۷/۹

تارا چند ولد چوہدری پورن چند ذات مالکنا بلہ سکنہ سرگودہا متوفی بذریعہ کندن لعل جگدیش چندر پسران تارا چند نابالغان سکنہ سرگودہا۔ ڈگریدار

بنام فرم رتن چند جوالا داس بذریعہ نرسنگھ داس ولد نہال چند ذات سچدیو سکنہ سرگودہا۔

بنام جوالا داس ولد رتن چند و برج لعل ولد جوالا داس اقوام سچدیو ساکنائے سرگودہا ہلاک شدہ

ہرگاہ ڈگریدار نے برنبیاد ہونے ڈگری عدالت دیوانی بمقدمہ نمبر ۱۱۶۵ ۱۹۳۴ء زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بذریعہ اشتہار اخبار درخواست عدالت ہذا میں واسطے اجراء ڈگری مذکور کے گزرانی ہے۔ لہٰذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم اس عدالت میں بتاریخ ۱۱ ۳/۳۹ حاضر ہو کر اگر کوئی عذر واسطے نہ جاری کئے جانے ڈگری کے رکھتے ہو تو پیش کرو۔ (۳۴۹)

آج بتاریخ ۱۶۔ فروری ۱۹۳۹ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

ڈگریدار کی ڈگری برخلاف فرم رتن چند جوالا داس واقعہ سرگودھا بذریعہ نرسنگھ داس ہے۔ ڈگریدار کی درخواست ہے کہ آپ بھی فرم رتن چند جوالا داس کے حصہ دار ہو۔ اس لئے آپ کو ذاتی ذمہ دار قرار دیکر آپ سے زر ڈگری وصول کرائی جائے۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

خمیرہ بادام طیوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے سست چہرہ شگفتہ ہو جاتا ہے امساک کے مشتاق مومی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ مرعوب و خوفزدہ رہنا معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا کمر درد نسیان و جریان کافور ہوتے ہیں۔ قیمت پاؤ پختہ تین روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے خرچ ڈاک بذمہ خریدار

لاہور برانچ:۔ عالم دواخانہ پنجاب میڈیکل ہال روڈ

مینیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

خواص سنترہ

مشہور پھل سنترہ کے عجیب و غریب فوائد بیان ہیں۔ قیمت ۳؍

منگوانے کا پتہ۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

گنجینہ روزگار

جس میں بے روزگاروں کو برسر روزگار ہونے کے لئے ہر قسم کے نسخے درج کئے گئے ہیں قیمت عہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

دھلی میں

کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

شرح قادری شرح تجرید بخاری	للعہ	کرمانی شرح بخاری ۲۵ جلد	صہ للعہ	تفسیر ابن کثیر طبع جدید خاص طور سے ارزاں ہو گئی ہے	۱۸
حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ	۱۲	سیرۃ الحلبیہ	۱۲	تفسیر خازن مع معالم	۷
بخاری مع حاشیہ سندی	۶	شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ	۸	المنجد طبع تاسعہ	۸
قاموس معرب اعلیٰ کاغذ	۶	فیض القدیر شرح جامع صغیر (للمناوی) ۶ جلد مجلد	۳۰	تسہیل العربیہ المنجد کا اردو ترجمہ وخلاصہ ایکہزار صفحات مجلد	للعہ
مفتاح کنوز السنہ، حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں جتنی احادیث ہیں انکی مکمل فہرست۔	۵	تاج العروس شرح قاموس	۱۰۵		

نوٹ :۔ فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دہلی ۲

مفت نمونہ دیکھ کر خریدیں

النیابیطس

مجرب تحریری

تجربہ خود دستخط آپ یا آپ کا کوئی عزیز مرض ذیابیطس یا سلسل البول یا بول الدم میں مبتلا ہے یا آپکے بچہ یا عورت کو بول فی الفراش کی شکایت ہے تو النیابیطس منگا کر قدرت کا تماشہ دیکھیگا۔ جبکہ صرف تین ہفتہ کے استعمال سے بار بار پیشاب کا آنا۔ پیاس کا زیادہ لگنا۔ پانی پیتے ہی بذریعہ پیشاب خارج ہوجانا۔ پیشاب میں شکر یا دیگر مادہ کا خارج ہونا۔ پنڈلیوں میں درد۔ بدن میں خشکی اور ترل وغیرہ عوارض مرض اکیس یوم میں دور ہو جاتے ہیں۔ صرف چوبیس گھنٹے میں دوا اپنا سحری اثر دکھا کر پیاس اور پیشاب کی کثرت میں نمایاں فرق کر دیتی ہے نمونہ خوراک منگا کر تجربہ کیجئے۔ اگر حسب تحریر نمونہ اثر نہ کرے تو نمونہ کی قیمت بحلفیہ تحریر پر واپس کر دی جائیگی قیمت کل ۳ سہ خوراک ۱ دیم ۱۶ روپیہ نمونہ خوراک ۱۲ محصول علاوہ۔

بچوں کے دانت نکلنے کی تکالیف کا ایک موثر علاج

حیات الصبیان

محافظ صبیان — محافظ صبیان

یہ مسلمہ ہے کہ بچوں کے دانت نکلنے کا زمانہ گویا کہ بچوں کی زندگی اور موت کا سوال ہے بچوں کے منہ سے ایک قسم زہریلا مادہ لعاب دہن کے ہمراہ یا دودھ کے ہمراہ پیٹ میں جاتا ہے اسطرح طرح کے عوارض مثلاً ہرے پیلے دست۔ قے۔ نفخ۔ بدہضمی۔ سوکھا پن وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں اور جنمیں اکثر چالیس فیصدی بچے ضائع ہو جاتے ہیں یہ دوا بچوں کیلئے بیحد مفید ثابت ہو رہی ہے اسکے استعمال سے دانت نہایت آسانی سے نکل آتے ہیں اور بچے ہر قسم کے عوارض سے محفوظ رہتے ہیں تندرست اور توانا رہتے ہیں۔ ترکیب نہایت سہل ہے بچہ بلا بندش استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۲ تین شیشی ۲ محصول بذمہ خریدار۔

پتہ :۔ مطب حکیم سید ظہیر الحسن وینس ڈسپنسری متھرا (یوپی)

نشاطِ زندگی

اس کتاب میں نوجوانوں کو صحت و تندرستی قائم رکھنے کے طریقے۔ بیوی کے ساتھ شادی کا سچا اور حقیقی لطف حاصل کرنے کے قواعد درج کرکے مجربات طبی نسخے بھی درج ہیں۔ شائقین حضرات کے لئے بہت مفید ہے غرضیکہ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۸ محصول ایک علاوہ

منگوانے کا پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

سرمہ نور العین

۱۲

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱۲

پتہ :۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ پنجاب

طبیب کامل

المعروف

مجرب فارماکوپیا حصہ اول

اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات، مشاہیر اطبائے ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ قیمت ۱۲ مع محصولڈاک ۱۰

پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر پنجاب

(۳۵۰)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب سب جج بہادر درجہ اول گوجرانوالہ

نمبر مقدمہ ۴۴۴ سنہ ۱۹۳۹ء

حویلی رام ولد مول راج سکنہ گوجرانوالہ۔

بنام محکم۔ رحیم بخش و چاندی پسران جیون قوم ارائیں ساکنان محلہ بجتے والا گوجرانوالہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی محکم، رحیم بخش و چاندی مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام محکم، رحیم بخش و چاندی مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر محکم، رحیم بخش و چاندی مذکور تاریخ ۲۰۔ مارچ ۱۹۳۹ء کو مقام گوجرانوالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی

آج بتاریخ ۱۸ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

(مہر عدالت)

ahmadimuslim.de

۲۷
تمام دنیا میں بے مثل
غزنوی سفری حمائل شریف
مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ
تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو
کا ہدیہ سات روپے
ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔
پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

۲۶
نصف قیمت
کا اعلان
مقدمہ مابین ورثاء کارخانہ اخبار "وکیل" جو عرصہ زائد از پچیس سال چل رہا تھا۔ بہ شکل فتح بحق شیخ غلام مصطفےٰ برادر خورد شیخ غلام محمد صاحب مرحوم ختم ہو گیا ہے۔ اس فتح کی خوشی میں اور اخبار "وکیل" کے امدادی فنڈ کو ترقی دینے کی خاطر کارخانہ "وکیل" امرتسر کی تمام موجودہ اسلامی کتب علاوہ محصول ڈاک نصف قیمت پر
۳۰- اپریل ۱۹۳۹ء تک
دی جاویں [illegible] کے علاوہ موجودہ کتب قانونی پر بھی معقول کمیشن دیا جاویگا۔
فہرست کتب جو ظاہری و معنوی خوبیوں کے لحاظ سے بے نظیر تسلیم کی گئی ہے۔ صرف ایک آنہ کا ٹکٹ کارخانہ کو بھیج کر منیجر کارخانہ "وکیل" امرتسر سے مفت منگوالیں۔
منیجر کارخانہ وکیل امرتسر

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی
باجلاس مسٹر احسن الدین صاحب آئی۔سی۔ایس
سب جج بہادر درجہ دوئم سیالکوٹ
نمبر مقدمہ ۲۰۰

عبدالرشید ولد غلام قادر قوم کشمیری سکنہ سیالکوٹ مدعی
بنام سیٹھ لچھمن داس ولد سیٹھ گھسیٹا مل قوم کھتری سکنہ شہر سیالکوٹ۔ عبدالحق ولد غلام حسین عرف محمد ماہی ہاشمی ٹبہ ککے زئیاں سیالکوٹ۔ محمد امان اللہ ولد غلام حسین سکنہ حال لاہور لوکو شاپ ریلوے معرفت فورمین صاحب ریلوے لاہور۔ مدعاعلیہم۔
دعوےٰ دلاپانے مبلغ -/۱۶۷ روپیہ واپسی زرثمن
ہرگاہ مقدمہ مصدرہ میں مدعاعلیہم مذکورہ بالا کی تعمیل اصالتاً ہونی مشکل ہے۔ پس بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعاعلیہم مذکورہ بالا مورخہ ۷ ۳/۳۹ کو بوقت دس بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کرینگے تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔
آج بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے ۲۱ ۲/۳۹ کو جاری ہوا۔
مہر عدالت دستخط حاکم

زوال غازی
انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں۔ اسمیں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ضخامت ۳۲×۲۰ کے ۴۰۰ صفحات۔ کتابت طباعت کاغذ اعلیٰ۔ اصل قیمت تین روپیہ۔ رعایتی دو روپیہ [illegible]۔ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

فارم ۲۰ نمبر مقدمہ ۷۷۹
فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ (۱) دفعہ ۱۴۔ ایکٹ
امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ یوسف خان ولد حامد خان ذات پٹھان سکنہ فتح پور افغاناں تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی پورنچند وغیرہ قارضان تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا تم جملہ قرضخواہ کو (جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے) بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو تمہیں قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۱۴ ۴/۳۹ دفتر بورڈ واقع شکرگڑھ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بتاریخ ۱۴ ۴/۳۹ بمقام شکرگڑھ نقشہ ہذا کی پڑتال کریگا جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔
نیز جملہ قرضخواہوں (تم) کو لازم ہے کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کو مکمل بتفاصیل پیش کرو۔ اور اسکے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر تم (وہ) اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔
اس بارہ میں مزید کارروائی بتاریخ ۲۰ ۴/۳۹ کی جائیگی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔
دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور
بورڈ کی مہر

(۳۸۱)

خواص سنترہ
مشہور پھل سنترے کے عجیب و غریب فوائد۔ اور اکثر امراض کو اس کے استعمال سے دور کرنے کے طریقے۔ قابل دید ہے۔
قیمت ۲/ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

مفتاح القرآن

جس میں قرآن مجید کے تقریباً ستر ہزار

مقامات کو ایک ایک کر کے مع سپارہ، سورت نمبر آیت اور رکوع وغیرہ مندرج ہیں۔ آپ کو قرآن مجید کی کوئی بھی آیت یا لفظ تلاش کرنا ہو تو بغیر کسی قسم کی محنت کے ایک منٹ میں مل سکتا ہے۔ ردیف وار تمام الفاظ مندرج ہیں۔ ایک لفظ جس جس آیت میں جتنی جتنی مرتبہ قرآن مجید میں آیا ہے مع مفصل حوالہ اتنی دفعہ ہی تحریر ہے۔ ایک قابل قدر تحفہ ہے۔ [illegible] صفحات

کاغذ، کتابت اور طباعت اعلیٰ۔ باوجود اس کے قیمت صرف دو روپے۔ محصول ڈاک ۸ر

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

جس میں پنڈت آتمانند صاحب نے نہایت محنت و عرق ریزی سے ویدوں کو کئی بار مطالعہ کر کے ان کی تعلیم کو ظاہر کیا ہے۔ نیز ویدوں کے غیر الہامی ہونے کا ثبوت ویدوں سے ہی دکھایا گیا ہے۔ قابل دید ہے اصل قیمت عہ۔ رعایتی ۱۰ار۔ محصول ڈاک ۵ر

الآثار المتبوعہ لرد اعلام المرفوعہ

جس میں اہلحدیث [illegible] کو ایک ہونے کو ثابت کیا گیا ہے۔ مخالفین کے دلائل لیکر کی مفصل مدلل تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۸ر۔ محصول ڈاک [illegible]

[illegible] کے دو [illegible] کرتے ہیں۔ اس رسالہ میں ان کا مفصل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت صرف [illegible] محصول [illegible]

عرب کا چاند

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر آپ نے آج تک سینکڑوں کتب ملاحظہ فرمائی ہونگی جو غالباً تمام مسلم مصنفین کے زور قلم کا نتیجہ ہونگی۔ مگر کتاب مذکورہ ایک معزز غیر مسلم [illegible] سوامی لکشمن جی مہاراج کے خیالات کا مرقع ہے جو آپ پیغمبر اسلام کے متعلق رکھتے ہیں۔ حضور انور صلعم کی پیدائش سے لیکر وصال فرمانے تک قلم و [illegible] [illegible] ہیں۔ یہ کتاب [illegible] صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ قیمت صرف دو روپیہ۔ محصول ڈاک ۸ر

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

حصہ اول

مصنفہ مولوی حکیم حاجی محمد عبد اللہ صاحب مصنف "کنز المجربات" وغیرہ

جس میں ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کے مخفی افعال و خواص کو سالہا سال کی محنت و جانفشانی، ہزارہا کتب کی ورق گردانی۔ لاتعداد حکماء سے تبادلہ خیالات اور اپنے بے شمار تجربات کو حکایات، مفردات، عجائبات، صدریات، مخفیات، سنیاسیات اور کشتہ جات کے علیحدہ علیحدہ ابواب میں شائع کیا گیا ہے۔ بعض ایسے صدری نسخہ جات بھی درج ہیں جو سینکڑوں خوشامدوں کرنے سے بھی کسی صورت حاصل نہیں ہو سکتے۔ محض نفع خلائق کی غرض سے عالم آشکارا کر دیئے گئے ہیں۔ —— اتنے معلومات اور ۲۲×۱۸ کے سوا پانچسو صفحات کی ضخامت۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ ہونے کے باوجود قیمت صرف تین روپیہ۔ محصول ڈاک ۸ر پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

سرمہ اکسیر العین

رجسٹرڈ

[illegible] دھند، ناخونہ، سرخی چشم کے علاوہ [illegible] آنکھ کی [illegible] دور کرنے میں اکسیر [illegible] لوگ اس کے استعمال سے [illegible] [illegible]

مغلطات مرزا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بیشمار گالیاں ردیف وار مع مفصل حوالہ مندرج ہیں ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب جو اپنے آپ کو مجدد وقت، مہدی بلکہ نبی کے القاب سے ملقب فرماتے تھے۔ ان کا طرز کلام کس طرح کا تھا۔

قیمت صرف ۵ر۔ محصول ڈاک ۳ر

جمع القرآن والحدیث

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کب جمع کی گئیں۔ کب ان کی کتابت [illegible] مفصل ذکر اس کتاب میں موجود [illegible]

اسلامی توحید

جس میں تعزیہ پرستی، نوحہ، ماتم اور [illegible] کی [illegible] تردید [illegible] کے [illegible] احترمنا [illegible] کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے [illegible] دراصل شیعہ حضرات ہی تھے۔ قیمت [illegible] جلد کتب منگوائیے

منیجر

ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر
بخدمت شریف جناب [illegible] صاحب
جامعہ ملیہ — دہلی
[illegible]